Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
26-27

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21-28/ جمادی الثانی 1429 ہجری 26/احسان 3/وفاء، 1387 ہش 26/جون-3/جولائی 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیروعافیت سے ہیں الحمدللہ۔ حضور انور بیرونی ممالک کے دورہ پر ہیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور سفر وحضر میں خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

......قرآن کریم وہ کتاب ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو......

اگر جن و انس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے

ارشاد باری تعالیٰ

☆......الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔(سورۃ البقرہ:۲-۳)

ترجمہ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

☆......وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (سورۃ اعراف:۲۰۵)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے غور سے سُنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆......اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔(بنی اسرائیل:۷۹)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ نماز فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

☆......وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا(بنی اسرائیل:۸۳)

اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

☆......قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْکَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔(بنی اسرائیل:۸۹)

تو کہہ دے کہ اگر جن وانس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے۔ خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں۔

☆......تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔(حم سجدہ ۳-۴)

اس کا نازل کیا جانا رحمان (اور) رحیم کی طرف سے ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں ایک ایسے قرآن کی صورت میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور سکھائے۔

☆......عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کی عمدہ تلاوت کرنے والا بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ جو شخص قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت مشکل ہے اس کے لئے دو ثواب ہیں۔

☆......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔(ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

☆......عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَاءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جَلَاءُ ھَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْآنِ(بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل زنگ پکڑتے ہیں جیسے لوہا زنگ پکڑتا ہے جب اس کو پانی کھینچتا ہے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کا صیقل کیا ہے فرمایا موت کو یاد کرنا اور قرآن پڑھنا۔

☆......لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن کو خوش کن آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت جوبلی کا سال اور ہفتہ قرآن مجید

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے جن پروگراموں کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظوری حاصل کی گئی ہے ان کے مطابق یکم جولائی سے ۷ رجولائی تک ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان ہوا ہے۔ اس مبارک ہفتہ میں جہاں ہم روزانہ اجلاسات منعقد کریں گے وہاں غیر احمدی و غیر مسلم بھائیوں کو بھی اپنے پروگرام میں مدعو کریں گے۔ اور جہاں اخبارات میں قرآن مجید کی شان میں مضامین شائع کریں گے وہیں ہم خود کو اور اپنے بچوں کو تلاوت قرآن مجید کا پابند بنانے کی کوشش کریں گے اور تقاریب آمین کا انعقاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ ان پروگراموں کو کامیاب کرنے اور فلاح دارین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو آج کے دَور میں عظمت قرآن اور شان قرآن کے قیام کے لئے کھڑی کی گئی ہے کیونکہ ہم خدا کے اُس امام کی بیعت میں شامل ہیں جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کا ظہور اُس وقت ہوگا جب کہ اسلام کا نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ رہ جائیں گے اور ایمان لوگوں کے دلوں سے اُٹھ کر ثریا ستارے پر چلا جائے گا اور اُس دَور کے علماء خدمت اسلام اور خدمت قرآن کی بجائے فتنے پھیلانے میں مصروف ہو جائیں گے۔ ایسے تاریک دَور میں ایک شخص آئے گا اور پھر سے ایمان و قرآن کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کردے گا۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے تاریک دَور میں 1889ء میں اس الٰہی جماعت کی بُنیاد اِذنِ الٰہی سے رکھی اور آپ نے فرمایا:-

"مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دُنیا کو دکھادوں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جس کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔"
(الحکم 24 رجون 1903ء)

پھر فرمایا:-

"میرا یقین کامل ہے کہ قرآن مجید کے سوا جو کامل اکمل اور مکمل کتاب ہے اور اس کی پوری اطاعت اور بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نجات ممکن نہیں اور قرآن مجید میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن سے اُتارنے والے کو میں کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں (الحکم 18 رجون 1908ء)

اسی طرح فرمایا:-

"الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اُس نے مجھے قرآن کریم کے انوار سے وافر حصہ دیا ہے اور اسکے موتیوں سے میرے فقر کو دُور کر دیا ہے اُس نے مجھے اس کے پھلوں سے سیر کر دیا ہے مجھے ظاہری اور باطنی نعماء سے نوازا ہے اور مجھے اپنی طرف جذب کر لیا ہے میں جوان تھا اب مَیں بُوڑھا ہو گیا ہوں اور میری یہ حالت رہی ہے کہ جب بھی مَیں نے کسی دروازہ کو کھولنا چاہا وہ مَیں نے کھول لیا اور جب مجھے کسی نعمت کی ضرورت محسوس ہوئی وہ مجھے عطا کی گئی اور جب بھی مَیں نے کسی امر پر سے پردہ ہٹانا چاہا تو وہ مَیں نے ہٹا لیا اور جب بھی مَیں نے تضرع سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور یہ سب کچھ میری اس محبت کی وجہ سے ہے جو مجھے قرآن کریم اور اپنے آقا اور امام سید المرسلین سے ہے۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 54-545)

آپ کو الہام ہوا:-

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کِتَابُ اللّٰہِ الرَّحْمٰن۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 554)

پس ہمارا فرض ہے کہ امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ آپ کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد ہم نے قرآن کے حقیقی مفہوم اور اس کے لازوال معانی کو سمجھا ہے اور اس کی وہ مبارک تفسیر ہمیں حاصل ہوئی ہے جو آپ نے باذن الٰہی اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ظاہر پرست علماء نے قرآن مجید کے مفاہیم کو بگاڑ کر رکھ دیا تھا سوائے ظاہری الفاظ کے ساتھ قراءت سے پڑھ لینے کے اس کے معانی کی طرف ان کا کوئی دھیان نہیں گیا بعض نے تو یہاں تک کہنا شروع کر دیا تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا ناجائز ہے۔ بعض نے تراجم میں ایسی باتیں ملا دی تھیں جو شانِ قرآن کے خلاف تھیں بعض اُن آیات کو جو ان کی سمجھ سے بالا تھیں منسوخ قرار دے رہے تھے بعض جبر و تشدد اور مرتدین کے قتل کو جائز قرار دینا قرآن مجید کی تعلیم کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک رؤیا اس طرح بیان فرمائی کہ:-

"آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت بار آور اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے افتیمون اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بُوٹی کو اس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کمجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے ان کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور میں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا پُوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بُوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے؟ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور اُن کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں تب میری آنکھ کھل گئی۔"
(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ 5 حاشیہ)

آج یہ تمام بوٹیاں اور مکروہات جو قرآن مجید پر چڑھائے گئے تھے امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل صاف کر دیئے گئے ہیں اور معارف قرآنیہ سے بھرپور اور ایسے معطر شیشے آپ نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے ہیں جس کی کوئی نظیر نہیں۔ آج یہ معارف صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہیں اور جماعت نے ہی انہیں دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ سے جماعت معارف قرآنیہ کے ان تحائف کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے جس سے ایک دنیا فوائد حاصل کر رہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں عیسائی اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں شامل ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

پس ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علم قرآن پیش فرمایا ہے ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ قرآن مجید خود بھی سیکھیں اور ہر احمدی کو سکھائیں۔ قرآن مجید کے تراجم سیکھیں اور پھر اس کی تفاسیر سے آگاہی حاصل کریں تا کہ ہم جہاں خود اپنی بصیرت کے سامان فراہم کر سکیں وہیں اہل دنیا کو علم قرآن سے متمتع کرنے والے بن جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے والے ہر دو کو سب سے بہتر قرار دیا ہے۔ فرمایا:-

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھ کر آگے دوسروں کو سکھائے۔

پس جماعت میں ہر سال منایا جانے والا ہفتہ قرآن مجید، مطالعہ قرآن مجید کا ذوق پیدا کرنے کیلئے اور احکام قرآنی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کا شوق پیدا کرنے کیلئے ایک انمول موقع ہے۔ ہم سب کو ہفتہ قرآن مجید کے تمام پروگراموں میں بصد ذوق و شوق حصہ لینا چاہئے اس سے جہاں ہم علم قرآن کی طرف اپنے قدموں کو بڑھانے والے ہوں گے وہیں خدا تعالیٰ کے اس انعام کا شکریہ ادا کرنے والے بھی ہوں گے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت میں شامل ہونے کے نتیجہ میں ہمیں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے رنگ میں عطا کی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سے امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دُور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے، مگر نہیں۔ اس کی پروا بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اسی طرف بلاوے تو اسے کذاب اور دجال کہا جاتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 41-140 الحکم 24 رستمبر 1904)

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔

نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں گھانا کی جماعت بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔

احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں
اسی طرح احمدی لڑکوں کو بھی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں۔

خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ 18 را پریل 2008ء بمطابق 18 رشہادت 1387 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گھانا۔ بمقام باغ احمد (گھانا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

کل جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں مَیں نے عبادت کی طرف توجہ دلائی تھی اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی بتایا ہے اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو۔ اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات پر ادا کی جائے یعنی جہاں مسجد یا نماز سنٹرز ہوں وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جن کو کوئی شرعی عذر نہ ہو گھر میں باقاعدہ نماز ادا کریں۔ عورتوں کے لئے نماز معاف نہیں ہے۔ پس ایک مسلمان کے حقیقی مومن کہلانے کے لئے نماز ایک انتہائی بنیادی حکم ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے پس اس مغز کو حاصل کرنا ایک مومن کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ ان جلسے کے دنوں میں مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ مرد، عورتیں، بچے، بچیاں سب نماز کے لئے بڑی تعداد میں آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ عادت جو آپ کو اس ٹریننگ کیمپ میں پڑ رہی ہے اسے ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب آپ گھروں کو واپس جائیں تو وہ سب کچھ بھول جائیں جو آپ نے یہاں سیکھا تھا جس میں نمازوں کی طرف توجہ بھی تھی۔ گھر کے کاموں میں، اپنی تجارتوں میں یا کھیل کود میں مشغول ہو کر اپنے اس پیدائش کے مقصد کو کہیں بھول نہ جائیں۔

جیسا کہ مَیں نے کل بتایا تھا کہ انسان کے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے تو ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر اس وقت قائم ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر زمینی و آسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے حقیقی رنگ میں اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کی جائے۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو اُس زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا یہ دعویٰ بے معنی ہے۔ ہماری یہ بات غلط ہوگی کہ ہم اپنی تبلیغ کو ہر شخص تک پہنچا کر اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لے کر آئیں گے۔

اس زمانے میں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لئے کہ دنیا خدا کو بھلا بیٹھی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم باوجود اپنی چمک دمک کے دھندلا گئی تھی۔ اب دیکھیں دنیا میں کئی سو ملین مسلمان ہیں۔ ان میں سے کئی مسلمان ملک ایسے ہیں جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں، بے شمار دولت ان کے پاس ہے لیکن وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ ایک خونی اور تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے والے مسیح کا انتظار کر رہے ہیں جو اَب نہیں آئے گا۔ لیکن آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں لیکن آپ کا یہ فیض ہے اور ارادہ ہے کہ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں گے۔

یہاں اس وقت افریقہ کے مختلف ملکوں کی جماعتوں کی نمائندگی ہے، برکینا فاسو ہے، آئیوری کوسٹ ہے، لائبیریا ہے، گیمبیا ہے، گنی کوناکری ہے، کانگو ہے، اَور کئی ملک ہیں۔ ہر ملک میں جماعت کی تعداد ایسی نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم تعداد اور مالی وسائل کے لحاظ سے اتنی صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان وسائل کی وجہ سے ہم اپنے ملکوں اور دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں۔ ہاں ہمارے ساتھ ایک طاقت ہے جو تمام انبیاء کو بھیجتی ہے۔ اس ہستی کی مدد ہمارے ساتھ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس نے تمام انبیاء کو اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا ہے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو مسلمان بھلا بیٹھے ہیں اسے حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرو تا کہ دنیا بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حسن سے آشنا ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والی بنے۔ ہم احمدی جو اتنے بڑے دعویٰ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں تو ہمارا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ اس خدا کے آگے جھکنے والے بنیں، اس سے دعائیں کریں۔ اور دعائیں کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ نمازیں ہیں اور یہ نمازیں اور دعائیں ہی ہیں جو ہمیں کامیابی سے ہمکنار کر رہی ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے پاس دنیاوی لحاظ سے تو کوئی ایسی طاقت نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم دنیا کو فتح کر لیں گے اور نہ کبھی دین، دولت اور طاقت سے دنیا میں پھیلا ہے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار سے پھیلا ہے جو بالکل غلط اور جھوٹا الزام ہے۔ کون سی دنیاوی طاقت تھی جنگ اُحد میں، جنگ بدر میں، جنگ احزاب میں جس نے مدد کی۔ نہ لڑنے کا پورا اسلحہ تھا، نہ کھانے کے لئے کوئی خوراک تھی لیکن جس طاقت نے جتایا وہ آنحضرت ﷺ کی دعائیں تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی وہ دعائیں ہی تھیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور فتح عطا فرمائی اور پھر آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی وجہ سے صحابہ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا جس نے ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ پس یہ اس فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ یہ اُسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرما دیا کہ اسلام کی فتح کسی طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور ہوئی ہے۔ طاقت سے ملک تو فتح ہو جاتے ہیں دل نہیں جیتے جاتے۔

پس آپ نے اپنے ہم قوموں کے دل جیتنے ہیں تا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر سکیں اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

یہ سال جس میں جماعت، خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے، یہ جوبلی کیا ہے؟ کیا صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم جوبلی کا جلسہ کر رہے ہیں یا مختلف ذیلی تنظیموں نے اپنے پروگرام بنائے ہیں، یا کچھ سووینیرز بنا لئے گئے ہیں۔ یہ تو صرف ایک چھوٹا سا اظہار ہے۔ اس کا مقصد تو ہم تب حاصل کریں گے، جب ہم یہ عہد کریں کہ اس 100 سال پورے ہونے پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اس نعمت پر جو خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتاری ہے، ہم شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت پہلے سے زیادہ بڑھ کر کریں گے اور یہی شکرانِ نعمت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہوگا۔

قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔ پھر یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں گھانا کی جماعت بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ یاددہانی کی ضرورت تو پڑتی رہتی ہے اور جب بھی یاددہانی کروائی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا ردّعمل ہوا۔ لیکن نوجوانوں اور نئے آنے والے نومبائعین کو ان کی تربیت کے لئے مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت میں مالی قربانی کا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی مالی قربانی کا ذکر ہے تا کہ اصلاح نفس ہو سکے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر وہی قربانی دے سکتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نیکی، اس کا کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے ضائع نہیں کرتا۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کو بھی کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گھانا کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتی ہے۔ بعض مخلص اور صاحب حیثیت احمدیوں نے بڑی بڑی مساجد تعمیر کی ہیں۔ ایک دنیادار تو جب اس کے پاس دولت آ جائے اپنے مکان بنانے یا فضولیات میں رقم خرچ کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔ لیکن آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان سے ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے ایسے مخلصین عطا کئے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کے لئے کھولا ہے۔ پس نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نوجوان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ مالی قربانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے رحم کے مستحق ٹھہرو۔ رسول کا حکم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ کر ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ پاک معاشرے کے قیام کے لئے میری عبادت کے بعد ان تمام باتوں پر عمل کرو جو مَیں نے تمہیں قرآن کریم میں بیان کی ہیں۔ پھر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ میں یہ بات بھی ہے کہ جو مسیح و مہدی آنے والا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے اور کروانے والا ہوگا۔ وہ حَکَم اور عدل ہوگا۔ وہ جن باتوں کا تمہیں حکم دے وہ یقیناً عدل پر قائم رہتے ہوئے حکم دے گا۔ اس کا حکم یقیناً حکمت لئے ہوئے ہوگا۔ اس لئے اُس کی باتوں کو سرسری نظر سے نہ دیکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کو کھول کر ہمیں بیان فرمایا ان میں سے اس وقت مَیں ایک کے حوالے سے بات کروں گا اور وہ بات ہے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے حوالے سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بات پہ خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں۔ جب بچوں کے دو کشتیوں میں پاؤں ہوں تو بچے کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرے۔ کیونکہ عموماً باپوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے اگر باپ احمدی نہیں ہے تو باوجود ماں کے احمدی ہونے کے بچہ بعض دفعہ احمدی نہیں رہتا۔ بلکہ بعض دفعہ دونوں کے دو مختلف مذہب ہونے کی وجہ سے بچہ مذہب سے ہی دُور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح احمدی لڑکوں کو بھی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں جن کو ایک تو وہ غیروں سے شادی کر کے احمدی لڑکی کو اس کے حق سے محروم کرتے ہیں۔ دوسرے پھر یہاں وہی دوعملی کی صورت پیدا ہو جائے گی اور بچے متاثر ہوں گے۔

پس اگر آپ نے اس ایمان پر اپنے بچوں کو قائم رکھنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو پھر صرف اپنی پسند کو نہ دیکھیں بلکہ دین کو دیکھیں۔ مجھے کئی لڑکیاں خط لکھتی ہیں یہاں بھی اور دوسرے افریقن ملکوں سے بھی کہ گو کہ ہماری پسند کا رشتہ تو غیروں میں ہے لیکن آپ بتائیں کہ ہم اس سے شادی کر سکتی ہیں کہ نہیں۔ ان بچیوں کا یہ پوچھنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اپنا دین اپنی پسند سے زیادہ پیارا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک، آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے فیض پاتی رہیں گی اور اسی طرح لڑکے بھی فیض پاتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔ اس کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے کی کوشش کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

''سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15 مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 68 مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے۔ اپنی عبادت کرنے والا بنائے رکھے۔ اپنے فضلوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ہم ہمیشہ اس کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

(نوٹ: حضور انور کے خطبہ کے دوران ساتھ ساتھ دو زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج کو مقامی غانین زبان میں جبکہ مکرم عبدالرشید انور صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔)

کلامِ الٰہی کے سمجھنے کے اصول

(از افاضات الحاج حضرت حافظ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میرے فہم میں کلامِ الٰہی کے سمجھنے کے لئے اصول ہیں:

اوّل: دُعا (پرارتھنا) جنابِ الٰہی سے صحیح فہم اور حقیقی علم طلب کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (طٰہٰ:۱۱۴) میرے رب میرے علم میں ترقی بخش۔

اور دُعا کے لئے ضرور ہے طیّب کھانا۔ طیب لباس۔ عقدِ ہمّت۔ استقلال۔ دوم: صرف الٰہی رضامندی اور حق تک پہنچنے کے لئے خدا میں ہو کر کوشش کرنا جیسے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت:۷۰)

سوم: تدبّر تفکّر۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (محمد:۲۴) اور فرمایا لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ (آل عمران:۱۹۱)

چہارم: حسنِ اعتقاد و حسنِ اقوال و حسنِ اعمال اور فقر۔ بیماری۔ مقدمات و مشکلات میں صبر و استقلال۔ اس مجموعہ کو قرآن نے تقویٰ کہا ہے۔ دیکھو رکوع لَیْسَ الْبِرَّ۔ (البقرہ:۱۷۷) اور اس کا ایک درجہ سورہ بقرہ کے ابتداء میں ہے جیسے فرمایا ہے کہ اَلْغَیْب پر ایمان لاوے۔ پرارتھنا اور دُعا اور بقدرِ ہمت و طاقت دوسرے کی ہمدردی کے لئے کوشش کرنے والا متقی ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (البقرہ:۲۸۳) لیکن خود پسند آدمی آیاتِ الٰہی کے سمجھنے سے قاصر ہے جیسے فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ (الاعراف:۱۴۷) پنجم: قرآن کریم کے معانی خود قرآن مجید اور فرقانِ حمید میں دیکھے جاویں۔ ششم: اسمائے الٰہیہ اور الٰہی تقدیس و تنزیہ کے خلاف کسی لفظ کے معنے نہ لئے جاویں۔ ہفتم: تعامل سے جس کا نام سنّت ہے معانی لے اور اس سے باہر نہ نکلے۔ ہشتم: سُننِ الٰہیہ ثابتہ کے خلاف ورزی نہ کرے۔ نہم: لُغتِ عرب و محاوراتِ ثابتہ عن العرب کے خلاف نہ ہو۔ دہم: عُرفِ عام سے جس کو معروف کہتے ہیں معانی باہر نکلیں۔ یازدہم: نورِ قلب کے خلاف نہ ہو۔ دوازدہم: احادیثِ صحیحہ ثابتہ کے خلاف نہ ہو۔ سیزدہم: کتبِ سابقہ کے ذریعہ بھی معانی قرآن حل کئے جاتے ہیں۔ چہاردہم: کسی وحی الٰہی اور الہام صحیح کے ذریعہ سے بھی معانی قرآن حل ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک اصل کی مثالیں دوں تو ایک مجلّہ ضخیم بن جاوے اور بعض اصول عام لوگوں کے استعمال میں آنے والے نہیں معلوم ہوتے اس لئے نمونہ کے طور پر بعض ان امور کے استعمال کی مثال بتاتے ہیں۔ (دیباچہ نور الدین صفحہ ۸،۹ نیز تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر ۱۹۱۳ء)

قرآن شریف کے علوم کے حصول کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں بیان کر دیے ہیں۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ قرآن شریف کا سکھانا اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا تقاضا ہے۔ اس واسطے ضرورت کن چیزوں کی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ نے خود بیان فرما دی ہیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ متقی کو خدا تعالیٰ معارف اور علوم قرآن سے خبردار کر دیتا ہے اور تقویٰ ایک ذریعہ ہے قرآن دانی کے لئے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت:۷۰) تقویٰ کے ساتھ جہاد اور کوشش بھی شرط ہے۔ پس علوم قرآنی کا معلم خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس فیض اور فضلِ رحمانی کا جاذب تقویٰ اور جہاد فی اللہ ہے۔ ہمارے نزدیک ہم نے ایک راہ کا تجربہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسانی دل میں سچی تڑپ اور پیاس علوم قرآنی کے حصول کے واسطے پیدا کر کے تقویٰ تام سے دُعائیں کرے اور اس طرح سے قرآن شریف شروع کرے۔ دور اوّل: خود تنہا ایک مترجم قرآن شریف لے کر جس کا ترجمہ لفظی ہو انسان کی اس میں اپنی ملاوٹ کچھ نہ ہو اور اس کے واسطے میں شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمۃ کا ترجمہ پسند کرتا ہوں لیکن ہر روز بقدرِ طاقت بلاناغہ کچھ حصہ قرآن کا پڑھا کرے اور لفظوں کے معنوں پر غور کرے پھر جہاں آدم اور شیطان کا حال مذکور ہوا ہے اپنے نفس میں غور کرے کہ آیا میں آدم ہوں یا کہ ابلیس۔ موسیٰ ہوں کہ فرعون۔ مجھ میں یہودیوں کے خصائل ہیں یا کہ مسلمانوں کے۔ اور اسی طرح سے عذاب کی آیات سے ڈرے اور پناہ مانگے اور رحمت کی آیات سے خوش ہو اور اپنے کو رحمت کا مورد بننے کے واسطے دُعائیں کرے۔ ہر روز درود، دعا، استغفار اور لاحول پڑھ کر شروع کرے اور اسی طرح ختم کرے۔ اسی طرح سے دور اوّل ختم کر دیوے۔ اور اس دور میں ایک نوٹ بک پاس رکھے مشکل مقامات اس میں نوٹ کرتا جاوے پھر دور دوم شروع کرے اور اس میں اپنی بیوی کو سامنے بٹھا کر سناوے اور یہ جانے کہ قرآن شریف ہم دونوں کے واسطے نازل ہوا ہے بیوی خواہ توجہ کرے یا نہ کرے یہ سنائے جاوے اور پہلے دور کی نسبت کسی قدر بسط کرتا جاوے اور پہلے طریق کی طرح اس دور کو بھی ختم کرے اور وہ پہلی نوٹ بک پاس رکھے اور اسے دیکھتا رہے پھر اس دور میں یہ دیکھے گا کہ بہت سے وہ مشکل مقامات جو دور اوّل میں نہیں سمجھتا تھا اس دور میں حل ہو جائیں گے۔ اس دورِ ثانی کی بھی ایک الگ نوٹ بک تیار کرے۔

پھر اسی طرح سے دور ثالث شروع کرے اور گھر کے بچوں، عورتوں اور پڑوسیوں کو بھی اس دور میں شامل کرے مگر وہ لوگ ایسے ہوں کہ کوئی اعتراض نہ کریں اور پہلی اور دوسری دونوں نوٹ بکیں اپنے سامنے رکھے اس طرح دَور میں دیکھے گا کہ بہت سے مشکلات جو پہلے دونوں دَوروں میں حل نہ ہوئے تھے اس دفعہ حل ہو جاویں گے۔ اس دَور کی ایک الگ نوٹ بک تیار کرے۔

دور ثالث کے بعد چوتھا دور عام مجمع کے سامنے شروع کرے مگر سامعین ہوں۔ ان کے اعتراضات وغیرہ کے اگر جواب آتے ہوں تو دیتا جاوے ورنہ نوٹ بک میں نوٹ کرتا جاوے اور ان کے حل کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دردِ دل سے دُعائیں کرتا رہے اور پانچواں دور شروع کرے اور بلا امتیاز مسلمان و مشرک، کافر و مومن کو سنانا شروع کر دے اللہ تعالیٰ کا فضل اور فیضان اس کے شاملِ حال ہوگا اور ایک بہت بڑا حصہ قرآن شریف کا اسے سکھا دیا جاوے گا اور باریک در باریک حقائق و معارف اور اسرار کلامِ ربانی اس پر کھولے جاویں گے۔ غرض یہ ہمارا مجرب اور آزمودہ طریقہ ہے پس جس کو قرآن سے محبت اور علوم قرآن سیکھنے کی پیاس اور سچی تڑپ ہو وہ اس پر کاربند ہو کر دیکھ لے۔ (الحکم ۷ را کتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۶)

یاد رکھو کہ قرآن شریف پڑھو اس لئے کہ اس پر عمل ہو۔ ایسی صورت میں اگر تم قرآن شریف کھول کر اس کا عام ترجمہ پڑھتے جاؤ اور شروع سے اخیر تک دیکھتے جاؤ کہ تم کس گروہ میں ہو۔ کیا منعم علیہم ہو یا مغضوب ہو یا ضالین ہو اور کیا بننا چاہئے۔ منعم علیہم بننے کے لئے سچی خواہش اپنے اندر پیدا کرو پھر اس کے لئے دُعائیں کرو۔ جو طریق اللہ تعالیٰ نے انعامِ الٰہی کے حصول کے رکھے ہیں ان پر چلو اور محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے واسطے چلو۔ اس طریق پر اگر صرف سورۃ فاتحہ ہی کو پڑھ لو تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے نزول کی حقیقت کو تم نے سمجھ لیا اور پھر قرآن شریف کے مطالب و معانی پر تمہیں اطلاع دینا اور اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور یہ ایک صورت ہے مجاہدہ صحیحہ کی۔ (الحکم ۲۴ را پریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

قرآن کریم میں عظمتِ الٰہی کا ذکر زیادہ ہے

احکام کے متعلق تو ڈھائی سَو کے قریب آیات ہیں مگر عظمتِ الٰہی کے بیان سے کوئی رکوع خالی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان کے دل میں اللہ کی عظمت بیٹھ جائے تو دولت و اسباب و دیگر سامانِ دنیا کی پرواہ جو احکامِ الٰہی کی بجا آوری میں مانع ہو سکتے ہیں مطلق نہیں رہتی اور خود بخود انسان اپنے مولیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۹ صفحہ ۳۵۳)

قرآن مجید کے مقابلہ میں

انجیل: متی کی انجیل کا پہلا صحیفہ اُٹھا کر دیکھو وہاں کیا لکھا ہے نسب نامہ یسوع مسیح، داؤد اور ابراہیم کے بیٹے کا۔ ابراہام سے اسحاق پیدا ہوا اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا... متان سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا جس کے پیٹ سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا۔

حالانکہ یہ وہ کام ہے جو ہمارے ملک میں تو میراثی کرتے ہیں اس کے مقابل میں قرآن مجید شروع ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے۔ یہ وہ آیت ہے جس سے تمام مذاہب کا ردّ ہوتا ہے۔ نہ یسوعیوں کا خداوند اقوم ثالث رہ سکتا ہے نہ رحم بلا مبادلہ کے بہانے کسی بے گناہ کو پھانسی چڑھانا پڑتا ہے اور نہ آریوں کا مادہ جو روح ازلی ابدی بن سکتا ہے نہ تناسخ والوں کی کوئی دلیل باقی رہتی ہے۔ نہ سوفسطائیوں کو آنے کی تاب ہے اور نہ برہموؤں کو مسئلہ الہام میں تردّد رہ سکتا ہے اور نہ شیعہ صحابہ کرامؓ پر اعتراض کر سکتے ہیں نہ دہریہ کسی حُجّت نیرّہ کی بناء پر خدا کی ہستی کے منکر رہ سکتے ہیں۔ یہ تو ایک آیت کے متعلق ہے اگر سات آیتیں پڑھی جاویں تو پھر تمام مذاہب کی صداقتوں کا عطر مجموعہ اس میں ملتا ہے اور دنیا کے آخر تک پیش آنے والے دینی اہم واقعات کی خبر اس میں موجود ہے۔ ان تمام مفاسد و عقائد فاسدہ کا ابطال ہے جو دنیا میں پیدا ہوئے یا ہو سکتے ہیں اور ان اعمالِ صالحہ و عقائدِ صحیحہ کا تذکرہ ہے جو انسان کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے ضروری ہے۔

اسی طرح انجیل کا اخیر دیکھو اس میں لکھا ہے کہ یسوع جو خداوند کہلاتا ہے اپنے دشمنوں کے قبضہ میں آگیا اور اُس نے اِیْلِی اِیْلِی لِمَا سَبَقْتَنِیْ (یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کہتے ہوئے اپنی جان دی۔ برخلاف اس کے قرآن مجید ختم ہوتا ہے اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِکِ النَّاسِ۔ اِلٰہِ النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔

قرآن مجید پڑھنے والا۔ قرآن شریف کا متبع بڑے زور سے علی الاعلان دعویٰ کرتا ہے میں اس خدا کی پناہ میں ہوں جو تمام انسانوں کو پیدا کرنے والا اور پھر انہیں کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ سب حقیقی بادشاہ حقیقی معبود ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر۔ ایک معمولی تھانیدار یا صاحب ضلع بلکہ نمبردار اور پٹواری کی پناہ میں آکر کئی لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں پس کیا مرتبہ ہے اُس شخص کا جو تمام جہان کے ربّ اور بادشاہ اور سچے معبود کی پناہ میں آجائے صرف اس کتاب کا اوّل و آخر ہی اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ کُن ہے اگر کوئی خدا ترس دل لے کر غور کرے۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۹ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴)

(بحوالہ حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ ۱ تا ۵)

☆☆☆☆☆☆

قرآن کریم اور کائنات

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''الہام عقل، علم اور سچائی'' سے ایک اقتباس قارئین کے ازدیاد علم کے لئے پیش ہے۔ (ادارہ)

نزول قرآن کے وقت کائنات کی ساخت اور اجرام فلکی کے متحرک یا جامد ہونے کے متعلق انسانی تصور بہت مبہم اور قدیم تھا۔ مگر اب یہ حالت نہیں۔ اب کائنات کے متعلق ہمارا علم کافی ترقی کر چکا ہے اور وسیع ہو چکا ہے۔ تخلیق کائنات کے متعلق بعض نظریات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اب وہ مسلّمہ حقائق کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں جبکہ کچھ اور نظریات پر ابھی تحقیق جاری ہے۔ یہ نظریہ کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اب سائنسی حلقوں میں ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ سب سے پہلے ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے ۱۹۲۰ء کی دہائی میں یہ انکشاف کیا تھا۔ مگر اس سے بھی تیرہ سو سال قبل قرآن کریم درج ذیل آیت میں اس کا ذکر واضح طور پر فرما چکا تھا۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ۔ (الذٰریٰت: ۴۸)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصور جو مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہو صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے۔ کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دُور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ بینگ (Big Bang) کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ قرآن کریم اس سے بھی آگے بڑھ کر کائنات کے آغاز، انجام اور پھر ایک اور آغاز کے مکمل دور کو بیان کرتا ہے، قرآن کریم کائنات کی پیدائش کے پہلے کا جو نقشہ پیش کرتا ہے۔ وہ ہو بہو بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔
(الانبیاء۔۲۱:۳۱)

ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے۔ پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

یہاں معنی خیز بات یہ ہے کہ اس آیت میں بالخصوص غیر مسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ بالا راز سے پردہ غیر مسلموں نے اٹھانا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ امر قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ نشان بن کر ان کے سامنے آجائے۔ اس آیت کے دو الفاظ یعنی ''رتقا'' (بند کیا گیا ہیولہ) اور ''فتقنا'' (ہم نے اس پھاڑ کر الگ کر دیا) میں بنیادی پیغام پوشیدہ ہے۔ مستند عربی لغات میں ''رتقا'' کے دو مطالب بیان کئے گئے ہیں اور دونوں ہی اس موضوع سے متعلق ہیں۔ ایک معنی یکجان ہو جانے کے ہیں اور دوسرے معنی کامل تاریکی کے ہیں۔ یہاں یہ دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں اور دونوں کو ملا کر بعینہٖ ایک بلیک ہول کا نقشہ ابھرتا ہے۔

بلیک ہول اس وسیع و عریض مادہ کی منفی شکل ہے جو اپنی ہی کشش ثقل کے دباؤ کے زیر اثر سکڑ کر اپنا مادی وجود کھو بیٹھتا ہے۔ سورج سے تقریباً پندرہ گنا بڑے ستارے جب اپنا دورِ حیات ختم کر چکتے ہیں تو ان سے بلیک ہول کے بننے کا آغاز ہوتا ہے۔ ان ستاروں کی کشش ثقل ان کے وجود کو سکیڑ کر چھوٹی سی جگہ پر سمیٹ لیتی ہے۔ اس کشش ثقل کی شدت کی وجہ سے مادہ مزید سکڑ کر سپر نووا (Supernova) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس مرحلہ پر مادہ کے بنیادی ذرات مثلاً مالیکیول، ایٹم وغیرہ پس کر ایک عجیب قسم کی توانائی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ زمان و مکان کے اس لمحہ کو ایونٹ ہورائزن (Event Horizon) یا واقعاتی افق کا نام دیا گا ہے۔ اس کی اندرونی کشش ثقل اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ حتی کہ روشنی بھی اس سے باہر نہیں جا سکتی اور واپس جذب ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں مکمل تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے بلیک ہول کہا جاتا ہے۔ ان حقائق سے ذہن خود بخود قرآن کریم میں مذکور لفظ ''رتقا'' کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جس کا مطلب مکمل تاریکی ہے اور اس کو اصطلاحاً Singularity کہا جاتا ہے جو Event Horizon یا واقعاتی افق سے بھی آگے کہیں دور واقع ہوتی ہے۔

بلیک ہول ایک بار معرض وجود میں آجائے تو یہ بڑی تیزی سے پھیلنے لگتا ہے۔ کیونکہ دور دراز کے ستارے اس کی بڑھتی ہوئی کشش ثقل کی وجہ سے اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ایک بلیک ہول میں موجود مادہ کی مقدار سورج میں موجود مادہ کی مقدار سے دس کروڑ گنا ہو جاتی ہے۔ اس کی کشش ثقل کا میدان وسیع ہوتے ہی خلا سے مزید مادہ اس کی طرف اتنی تیز رفتاری سے کھنچتا چلا جاتا ہے کہ اس کی رفتار روشنی کی رفتار کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ ۱۹۹۷ء میں یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ ہماری کہکشاں میں ایک بلیک ہول میں موجود مادہ کی مقدار سورج میں موجود مادہ کی مقدار سے دو لاکھ گنا زیادہ ہے۔ بعض اعداد و شمار کے مطابق بہت سے بلیک ہول ایسے بھی ہیں جن میں سورج سے تین ارب گناہ زیادہ مقدار میں مادہ موجود ہے۔ ان کی کشش ثقل اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے ستارے بھی اپنا راستہ چھوڑ کر ان کی طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں۔ اور بلیک ہول میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ''رتقا'' کا عمل مکمل ہو کر Singularity یا اس واحد ہیولہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو مکمل طور پر بند بھی ہے اور تاریک بھی۔ رہا اس سوال کا جواب کہ یہ کائنات کس طرح پیدا ہوئی تھی۔ تو اس کے متعلق دو تازہ ترین نظریات بگ بینگ کے نظریہ کی ہی تائید کرتے ہیں۔ ان نظریات کے مطابق یہ کائنات ایک ایسی Singularity یا وحدت سے جاری ہوئی جس میں مقیّد مادہ اچانک ایک زبردست دھماکہ سے پھٹ کر بکھرنا شروع ہو گیا اور اس طریق پر Event Horizon یا واقعاتی افق کے ذریعہ ایک نئی کائنات کا آغاز ہوا۔ جس مرحلہ پر بلیک ہول کی حد سے روشنی پھوٹنا شروع ہوئی اسے وائٹ ہول (White Hole) کہا جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک نظریہ کے مطابق یہ کائنات ہمیشہ پھیلتی چلی جائے گی جبکہ دوسرے نظریہ کے مطابق ایک مرحلہ پر پہنچ کر کائنات کا پھیلاؤ رُک جائے گا اور کشش ثقل اسے اندر کی طرف کھینچنا شروع کر دے گی۔ آخر کار تمام مادہ واپس کھینچ لیا جائے گا اور غالباً ایک اور عظیم الشان ''بلیک ہول'' جنم لے گا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم مؤخر الذکر نظریہ کی تائید کرتا ہے۔

کائنات کی تخلیق اوّل کے ضمن میں قرآن کریم بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس کائنات کا خاتمہ ایک اور بلیک ہول کی صورت میں ہوگا۔ اس طرح کائنات کی ابتداء اور اس کا اختتام ایک ہی طرز پر ہوگا اور یوں کائنات کا دائرہ مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔ (الانبیاء ۲۱:۱۰۵)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ کائنات ابدی نہیں ہے۔ نیز ایک وقت یہ عالم بھی کھاتوں کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔ سائنسدان بلیک ہول کا جو نقشہ کھینچتے ہیں وہ اسی آیت کے بیان کردہ نقشہ سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔

جوں جوں خلا سے مادہ بلیک ہول میں گرتا ہے توں توں کشش ثقل اور الیکٹرو مکینٹک (Electromagenetic) قوت کی شدت کی وجہ سے دباؤ کے تحت ایک چادر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چونکہ بلیک ہول کا مرکز اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے اس لئے یہ تمام مادہ کوئی نامعلوم صورت اختیار کرنے سے پہلے اس کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔

اسی آیت کریمہ میں آگے چل کر بیان کیا گیا ہے: كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ۔ (الانبیاء ۲۱:۱۰۵)

ترجمہ: جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

اس آیت میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جب کائنات ایک بلیک ہول میں گم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک نیا آغاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی از سر نو تخلیق کرے گا جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا۔ بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اندھیرے سے باہر آجائے گی۔ اور تخلیق کا یہ عمل ایک بار پھر شروع ہو جائے گا۔ قرآن کریم کے مطابق کائنات کے سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ایک جاری عمل ہے۔

تخلیق کے آغاز اور اس کے انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلاشبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے۔ اگر عصر حاضر کے کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان کو یہ باتیں الہاماً بتائی جاتیں تو یہ بھی کچھ کم تعجب کی بات نہ ہوتی۔ لیکن یہ دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ تخلیق کے ہمیشہ دہرائے جانے سے متعلق یہ اتنے ترقی یافتہ نظریات آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے امّی صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی منکشف فرمائے گئے تھے۔

قرآن کریم اور اجرام فلکی

قرآن کریم اور اجرام فلکی: اب ہم اجرام فلکی کے ایک اور پہلو کا جائزہ لیتے ہیں جو ان کی حرکت کے بارہ میں ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیات یہ ہے کہ زمین کی حرکت کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے مروجہ نظریات سے کوئی بھی تضاد دکھائی نہیں دیتا۔ چنانچہ اس زمانہ میں تمام اہل علم اور دانشور اس بات پر متفق تھے کہ زمین ساکن ہے اور سورج، چاند اور دیگر اجرام فلکی اس کے گرد مسلسل گھوم رہے ہیں۔ اس تناظر میں عام قاری کو قرآن کریم میں زمین کی گردش کا ذکر شاید ہی دکھائی دیتا لیکن غور سے پڑھنے والے کے لئے پیغام بہت واضح اور صاف تھا۔ اگر قرآن کریم میں زمین کو ساکن اور اجرام فلکی کو اس کے گرد گردش کرتے ہوئے بیان کیا جاتا تو اگرچہ اس دور کے لوگ اس سے مطمئن ہو جاتے لیکن بعد میں آنے والوں کے نزدیک یہ نظریہ قرآن کریم کو نازل کرنے والے کی لاعلمی کا ثبوت قرار پاتا اور سارا زور اس بات پر ہوتا کہ یہ کلام کسی اعلیٰ اور علیم و خبیر ہستی کی طرف سے نہیں ہے۔

زمین کی حرکت کو دیگر اجرام فلکی کی حرکت کی نسبت سے من و عن بیان کرنے کی بجائے قرآن کریم اسے یوں بیان کرتا ہے:

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ۔ (النمل ۲۷:۸۹)

ترجمہ: اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ (یہ) اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔

اس اعلان سے کہ ''پہاڑ مسلسل حرکت میں ہیں'' لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زمین بھی ان کے ساتھ گھوم رہی ہے۔ لیکن قرآن کریم کی فصاحت کا یہ کمال ہے کہ اس وقت کے لوگوں کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ باقی دنیا کی طرح وہ بھی یہی خیال کرتے رہے کہ زمین ساکن ہے اور اسی وجہ سے اس غلط نظریہ کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ اگر اس آیت کے آخری حصہ کو غور سے پڑھا جاتا تو کسی غلط فہمی کی گنجائش نہ رہتی

کیونکہ اس میں خدا کی صفت خالقیت کوخراج تحسین پیش کیا گیا ہے کہ خالق کائنات نے سب چیزوں کو اس خوبی سے پیدا کیا ہے کہ انہیں اپنے مقام سے ہٹایا نہیں جا سکتا اور جو چیز اپنے مقام سے ہٹائی نہ جا سکے وہ زمین کو چھوڑ کر اس کے مدار سے باہر نہیں جا سکتی۔

علاوہ ازیں قرآن کریم کی بہت سی آیات میں پہاڑوں کے متعلق ''رواسی'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے ''زمین میں گاڑے ہوئے۔''

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ۔ (لقمٰن ۳۱:۱۱)

ترجمہ: اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بنایا جنہیں تم دیکھ سکو اور زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ تمہیں خوراک مہیا کریں اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جاندار پیدا کئے اور آسمان سے ہم نے پانی اتارا اور اس (زمین) میں ہر قسم کے عمدہ جوڑے اُگائے۔

وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ۔ (الانبیاء ۲۱:۳۲)

ترجمہ: اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پاویں۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ (النحل ۱۶:۱۶)

ترجمہ: اور اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تاکہ تمہارے لئے کھانے کا سامان مہیا کریں اور دریا اور راستے بھی تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

چنانچہ قرآن کریم ایسے عمدہ انداز میں ان حقائق سے پردہ اٹھاتا ہے کہ اس زمانہ کے مروجہ علوم سے کھلم کھلا ٹکراؤ بھی نظر نہیں آتا۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ سورۃ نمل کی آیت ۸۹ کو قیامت پر چسپاں کریں لیکن جیسا کہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے یہ غلط استدلال مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔

۱-اس آیت میں حال کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ مستقبل کا۔ یہاں استعمال ہونے والا حرف 'وَ' 'اور' کے علاوہ 'جبکہ' کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ 'تم پہاڑوں کو ساکن خیال کرتے ہو جبکہ وہ مسلسل حرکت میں ہیں'، اس لئے آیت کے اس حصہ کو صرف مستقبل پر چسپاں کرنا درست نہیں۔

۲-اگر مستقبل میں کبھی پہاڑوں کی پرواز مراد ہوتی اور انسان کسی دوسرے سیارہ سے ان کا نظارہ کرتا تو انہیں ساکن خیال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس کو نظروں کے سامنے اڑتے نظر آتے۔ اس لئے اس قسم کے ترجمہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس آیت کا یہ ترجمہ بھی غلط ہوگا کہ اگرچہ آج کا انسان ان پہاڑوں کو ساکن خیال کرتا ہے لیکن آئندہ کبھی وہ پرواز کرنے لگیں گے۔ اگر آج پہاڑ ساکن ہیں تو انسان ہمیشہ انہیں ساکن ہی دیکھے گا۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ وہ اپنی سمجھ کے مطابق انہیں ساکن خیال کرتا ہے اس صورت میں تو قرآن کریم کو یوں ذکر کرنا چاہیئے تھا ''تم انہیں ساکن سمجھتے ہو جیسا کہ وہ ہیں لیکن مستقبل میں وہ ساکن نہیں رہیں گے'' حالانکہ قرآن کریم ہرگز یہ بیان نہیں کر رہا۔

۳-اس آیت کے آخر پر خدا تعالیٰ کی تخلیق کی پائیداری کی تعریف کی گئی ہے۔ یہ اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ پہاڑ متحرک ہونے کے باوجود مضبوطی سے گڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابتدائی تفاسیر اس آیت کے حقیقی معانی کے متعلق خاموش ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مفسرین کے لئے اس کی تشریح بہت مشکل تھی۔

قرآن کریم یہ اعلان بھی کرتا ہے کہ تمام اجرام فلکی مسلسل حرکت میں ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی ساکن نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۔ (الانبیاء ۲۱:۳۴) ترجمہ: سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔

یہ ہمہ جہت اعلان تمام کائنات کا احاطہ کرتا ہے اور ہمارا نظام شمسی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ مزید برآں قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہے کہ تمام اجرام فلکی بیضوی مداروں میں گردش کر رہے ہیں۔ نیز یہ کہ تمام اجرام اپنی فنا کے مقررہ وقت کی طرف رواں دواں ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات ان موضوعات پر روشنی ڈال رہی ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ۔ (الرعد ۱۳:۳)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا اور سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کیا۔ ہر چیز ایک معین مدت تک کے لئے حرکت میں ہے۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے (اور) اپنے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرو۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (لقمان ۳۱:۳۰)

ترجمہ: کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے۔ ہر ایک اپنی مقررہ مدت کی طرف رواں دواں ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔ (الزمر ۳۹:۶)

ترجمہ: اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار! وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

اب ہم سورج کی حرکت کے بارہ میں قرآن کریم کے ایک اور حیرت انگیز انکشاف کا ذکر کرتے ہیں جس کا ذکر کسی اور الہامی کتاب میں نہیں ملتا۔ چنانچہ قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

(یٰس ۳۶:۳۹)

ترجمہ: اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحب علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔

اس آیت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ خلا میں ایک ایسا مقام ہے جو بالآخر سورج کی آخری قرار گاہ بنے گا۔ اگرچہ اس آیت میں صرف سورج کا ذکر ہے لیکن بعد کی آیات میں تمام کائنات کو سورج کی اس حرکت کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۔ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ۔

(یٰس ۳۶:۳۹-۴۱)

ترجمہ: اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحب علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔

اگر صرف سورج ہی ایک معین سمت میں سفر کر رہا ہے تو اگلی آیت میں یہ بیان نہ ہوتا کہ سورج اور چاند کا باہمی فاصلہ ہمیشہ برقرار رہتا ہے اور وہ کبھی بھی نہ تو ایک دوسرے کے قریب آئیں گے اور نہ ہی دور جائیں گے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جس میں ان کے مقررہ وقت تک کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ سورج اور چاند ایک ہی سمت میں سفر کر رہے ہیں۔

یہ حرکت صرف، سورج اور چاند تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کے مطابق تمام اجرام فلکی نہایت خاموشی سے محو سفر ہیں۔ نیز بہت سی آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ تمام آپس میں دکھائی نہ دینے والے رشتوں میں وابستہ ہیں۔ چنانچہ اگر ان میں سے کوئی اپنا بیضوی مدار چھوڑتا ہے تو باقی بھی باہمی توازن برقرار رکھنے کے لئے اسی کے مطابق حرکت کرتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۔ (الانبیاء ۲۱:۳۴)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۔ (یٰس ۳۶:۴۱)

ترجمہ: سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔

قرآن کریم کا یہ منفرد اسلوب زمین کی اپنے محور کے گرد گردش کے بارہ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس زمانہ کے عامۃ الناس ان آیات میں مضمر پیغام کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے تھے اور یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے تھے کہ پہاڑوں کی حرکت زمین کی حرکت سے وابستہ ہے نیز یہ کہ اگر سورج خلا میں ایک مخصوص مقام کی طرف سفر کر رہا ہے تو تمام کائنات بھی اسی طرح حرکت پذیر ہے۔ یہ نظریہ کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اس دور کے سائنسدانوں کے تصور میں بھی نہیں آیا تھا لیکن قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ساری کائنات خلا میں ایک خاص سمت میں سفر کر رہی ہے۔ اگر یہ تجزیہ درست ہے تو تمام کی تمام ۱۸۰ ارب یا اس سے بھی زیادہ کہکشائیں جن میں ہمارے نظام شمسی کی حیثیت ایک چھوٹے سے نقطہ کی ہے سورج کی طرح ایک معین سمت میں سفر کر رہی ہیں۔

اس باب میں ہم ایک ایسے عظیم بلیک ہول کا ذکر کر چکے ہیں جو ایک دن تمام کائنات کو سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر لے گا۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق یہ کائنات پھیلتی اور سکڑتی رہتی ہے بگ بینگ کے آغاز پر یہ کائنات تقریباً روشنی کی رفتار سے پھیل رہی تھی جو بالآخر دوبارہ ایک بلیک ہول میں واپس کھینچ لی جائے گی۔

بگ بینگ کا نظریہ ایک واحد آفاقی بلیک ہول کے تصور کی تائید کرتا ہے جو قرآنی آیات کے عین مطابق ہے۔ بعض سائنسدان ایک مسلسل وسعت پذیر کائنات کا تصور پیش کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں کائنات پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ مادہ منتشر ہوتے ہوتے اتنا لطیف ہو جائے گا کہ کائنات کے مرکزی کی کشش سے باہر نکل جائے گا۔ اس صورت حال میں کائنات کے یکجا ہو کر دوبارہ شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ قرآن کریم اس نظریہ کو کلیۃً رد کرتا اور واضح اعلان کرتا ہے کہ کائنات Singularity یا اکائی سے شروع ہوئی تھی اور اسی پر اس کا اختتام ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت، تمام کائنات کی تخلیق اور تخلیق کا پھر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کا بیان اس آیت سے بہتر نہیں ہو سکتا:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

(البقرہ ۲:۱۵۷)

ترجمہ: ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(الہام عقل، علم اور سچائی صفحہ ۲۶۱ تا ۲۷۲)

☆☆☆☆☆

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں

خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکت

(..........الحاج کریم ظفر ملک-لاہور..........)

اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو وجود دینے کا ارادہ فرمایا تو اپنے فرشتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ۔ (البقرۃ:۳۱) کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے لگا ہوں۔ اس خلافت کو جس کا آیت کریمہ میں ذکر ہے خلافت نبوت اور اس کے حامل کو خلیفۃ اللہ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ اُمت مسلمہ کے مسلمہ عقائد کے مطابق سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سلسلہ نبوت کے لحاظ سے سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب پر بازی لے جانے والے نبی ہمارے ہادی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو اللہ نے خاتم النبیین کے عظیم خطاب سے نوازا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا اس فیض کو آگے جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم انعام کا وعدہ فرمایا جسے خلافت کہتے ہیں۔ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا مِنْ نَبِیَّ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْہُ خِلَافَۃٌ (کنز العمال) یعنی ہر نبی جو ہو گزرا ہے اس کے بعد اس کی خلافت ہوئی ہے۔ یہ خلافت کی عظیم نعمت اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت مسلمہ میں جاری کرنے کا وعدہ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ نور میں ان الفاظ میں فرمایا ''وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (النور:۵۶) یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے لیکن نعمت خلافت پانے کے لئے کامل ایمان اور عمل صالح کی شرط باندھی ہے۔ خلافت ہی واحد ذریعہ ہے جس کی بدولت مسلمان قوم کو استحکام حاصل ہوگا اور دین بھی مضبوط ہوگا۔

دوسری قسم کی خلافت جو قرآن کریم سے ثابت ہے خلافت ملوکیت ہے۔ ان ہر دو قسموں کے علاوہ نبی کے وہ جانشین جو نبی کے بعد ہوتے ہیں وہ بھی خلیفہ کہلاتے ہیں اور یہ خلافت جانشینی کے رنگ میں جانی جاتی ہے۔ نبی کی وفات کے بعد مومنین کے ذریعہ ایسے خلفاء کا انتخاب ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے خلفاء اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تقدیر کے تحت ہی مقرر ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ مقام نبوت سے آگاہ کرتا ہے جبکہ نبی کی وفات کے بعد مومنین کی کثرت رائے سے دوسری قسم کی خلافت کا انتخاب ہوتا ہے۔ نبی کو اللہ تعالیٰ خود شریعت کی باتیں بتاتا ہے جبکہ جانشین خلیفہ اُس شریعت کے اجراء کا کام کرتا ہے گویا کہ وہ ریفلیکٹر کا کام کرتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے مگر اُس نور کو مکمل کرنے کا ذریعہ نبوت ہے۔ اور اُس کے بعد اُس کو دنیا میں پھیلانے اور زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت ہی ہے گویا نبوت ایک چمنی ہے جو اُس کو آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور خلافت وہ ریفلیکٹر ہے جو نبوت اور الوہیت کے نور کو لمبا کر دیتا ہے اور اسے دور تک پھیلا دیتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۱۲)

خلافت کے معنے: خلافت کے لغوی معنے نیابت یا جانشینی کے ہوتے ہیں۔ اصطلاحًا خلیفہ سے مراد نبی کا جانشین اور قائمقام کے ہوتے ہیں۔'' (النہایۃ جلد ا صفحہ ۳۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کے معنے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں۔ جو تجدید دین کرے نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۸۳)

خلافت کا وجود نبوت کی طرح ضروری ہے کیونکہ اس کے ذریعہ جلال الٰہی کے ظہور کے زمانہ کو ممتد کیا جاتا ہے اور الٰہی نور کو ایک لمبے عرصہ تک دنیا کے فائدہ کے لئے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خلافت کا وعدہ دیا گیا تو آپ کو ایک ایسا دلی سکون نصیب ہوا جس کو الفاظ میں بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ جوں جوں آپ کی آخری بیماری نے زور پکڑا آپ کو اپنی امت کی فکر بڑھنے لگی آپ نے اشاروں کنایوں میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا اظہار کیا مگر واضح طور پر انہیں اپنا جانشین نہ قرار دیا ''ایک موقع پر فرمایا ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ تمام کھڑکیاں جو مسجد نبوی میں کھلتی ہیں بند کر دی جائیں۔'' پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں ان کو اپنی جگہ اُمت کا امام الصلوٰۃ مقرر فرما دیا اور دل چاہتے ہوئے بھی ان کے حق میں اعلان خلافت نہ کیا تاکہ امت کو لَا خِلَافَۃَ اِلَّا بِمَشْوَرَۃٍ کا جو ارشاد فرمایا تھا اس کی تکمیل ہو۔ چنانچہ آپ نے اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ ''اللہ اور مومنین ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور وجود کو خلیفہ منتخب کرنے پر راضی نہ ہوں گے۔''

چنانچہ جونہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پھیلی امت مسلمہ میں ایک غم و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بہادر انسان کے قدم ڈگمگا گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مدینہ سے باہر تھے۔ جونہی مدینہ میں آئے سیدھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے چادر کو اٹھایا آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔'' یعنی آپ کی ظاہری وفات اور آپ کے قائم کردہ دین کی موت۔ جس کے اغیار منتظر تھے۔ اس کے بعد آپ نے ایک پُر شوکت خطاب کیا جس میں آپ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ (ال عمران:۱۴۵) کی پُر معارف تفسیر بیان کی اور فرمایا: سنو جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اور اسے وفات کبھی نہیں آئے گی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے جب یہ آیت سُنی تو ہم یہ سمجھے کہ شاید یہ آج ہی نازل ہوئی ہے مدینہ کی ہر گلی سے اس آیت کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس کے بعد سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کا سوال پیدا ہوا سقیفہ بنی سعد میں صحابہؓ کا اجتماع ہوا اور بالآخر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اتفاق ہوا۔ پھر ان کے ذریعہ اور ان کے بعد آنے والے خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وہ تمام وعدے پورے ہوئے۔ اسلام خطۂ عرب سے نکل کر ایک طرف فارس و افغانستان تک پھیل گیا اور دوسری طرف یورپ کی دہلیز سپین تک اسلام کے جانثاروں نے آ قدم جمائے۔ تیسری طرف افریقہ میں اسلام پھیلنے لگا اور اس نے اپنے قدم جمائے قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہوئیں اسلام کا بول بالا ہوا مگر یہ تمام فتوحات امت مسلمہ کی وحدت کی وجہ سے حاصل ہوئیں اور وحدت بغیر خلافت کے ناممکن ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی فوج کی تعداد بہت کم تھی۔ لیکن خلافت کی برکت سے مسلمان فتح مند ہوئے۔ آج بھی خلافت ہی واحد ذریعہ ہے کامرانی و کامیابی کا۔ کیوں کہ نبوت کا عظیم مقصد بغیر خلافت کے ناتمام ہے۔

احادیث نبویہ کی روشنی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور احادیث پر یکجائی غور و تدبر کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ امت مسلمہ خلافت راشدہ کی نعمت سے محروم ہو جائے گی۔ یہ ایسا زمانہ ہوگا کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روگردانی کریں گے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ امام مہدی کو بھیجے گا۔ جن کے ذریعہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا۔ حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًا فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الانذار والتحذیر)

یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے بھی اُٹھا لے گا۔ پھر ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا یہ رہے گی۔ پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ رہے گی۔ پھر خدا اُسے بھی اُٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

مذکورہ حدیث سے عیاں ہے کہ خلافت راشدہ کے دو دور ہیں۔ ایک دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے شروع ہوا اور خلافت علی رضی اللہ عنہ پر اختتام پذیر ہوا۔ دوسرا دور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے ذریعہ شروع ہوا اور آج ہم الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت خلافت میں سے گزر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

امت مسلمہ کیلئے خوشخبری:

مندرجہ بالا حدیث میں امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب امت پر ہولناک دن ہوں گے۔ افتراق و تشتت ہوگا تو لازمًا خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا کیونکہ دین اسلام آخری دین ہے اور یہ آخری پیغام ہے اب کوئی دین نہیں آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ دین اسلام کی آبیاری اللہ تعالیٰ کرتا رہے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری میں ہی اس دبستان کی خدمت کے لئے امت مسلمہ سے ہی خلفاء آئیں گے۔ مذکورہ حدیث کے آخری الفاظ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ کے بارہ میں شارحین حدیث نے لکھا ہے اَلظَّاھِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ زَمَنُ عِیْسٰی وَالْمَھْدِیِّ۔ (مشکوٰۃ) کہ اس سے مراد مسیح موعود اور مہدی معہود کا زمانہ ہے۔ حدیث کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموشی اختیار فرمانا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ خلافت قیامت تک ممتد

ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد دائمی خلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کی پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔''

(رسالہ الوصیّت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس خلافت کا وعدہ دیا گیا اور جسے آپ نے قدرت ثانیہ کا نام دیا ہے اس کے بارہ میں آپؑ فرماتے ہیں:

''اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵،۳۰۶)

چنانچہ ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کو سیدنا حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کے وجود میں ظاہر کیا جو دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے والے اور دین کو تمکنت عطا کرنے کا موجب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے وہ تمام وعدے جو سورۂ نور کی آیت ۵۶ میں مذکور ہیں۔ آپ کے زمانہ خلافت میں پورے فرمائے۔

آپ کے وصال کے بعد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے سرفراز کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کا ایک نام ''وہ فضل عمر ہوگا'' جو بتایا ہوا تھا اسی کے موافق آپ کے دور خلافت میں بلکہ ویسے ہی جیسے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلام کو سرفرازی نصیب ہوئی آپ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا قافلہ اس عظیم سالار کی معیت میں آگے سے آگے چلتا گیا۔ ہندوستان سے نکل کر مبلغین انڈونیشیا، یورپ، افریقہ، روس اور امریکہ میں پہنچے اور دین حق کا بول بالا ہوا اور خلافت کی برکت سے جماعت ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں جماعت کو بڑی سختیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بڑی جوانمردی سے جماعت کو اس پُر شور زمانہ سے کامیاب و سرفراز آگے سے آگے چلنے کا حوصلہ دیا۔

خلافت رابعہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نفوس میں ہجرت امام کے طفیل بہت برکت دی۔ جماعت کی مالی ترقی میں برکت دی اور جماعت کو MTA کی سی عظیم دولت سے نوازا خلافت کو اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اور اپنی مدد خاص سے دشمن کے عزائم سے محفوظ رکھا۔ یہ سب نہ صرف خلافت علیٰ منہاج نبوت کے وعدے کی تکمیل ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم ثبوت ہے۔

آج جبکہ مسلمان اندرونی اور بیرونی طور پر سخت دباؤ کا شکار ہیں ہر محاذ پر مسلمانوں کو ناکامی کا سامنا ہے۔ دینی و دنیوی لحاظ سے امت مسلمہ زوال پذیر ہے۔ ایسے حالات میں خلافت حقہ احمدیہ کے ساتھ وابستگی ہی واحد ذریعہ ہے کہ جس کی بدولت مسلمان کامیابی و کامرانی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

فروری ۱۹۷۴ء کے موقعہ پر پاکستان میں مسلم سربراہان کی کانفرنس ہوئی تو اس وقت جو حالت تھی اُس کا اندازہ کر کے مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید نے ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کا عنوان دے کر لکھا:

''اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رُخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کون سی ہے اور لیبیا کی کون سی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ میں کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانبروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔''

(صدق جدید ہندوستان یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

پس خلافت اسلامیہ وہ واحد حل ہے کہ مسلمانان عالم توحید خالص کو اپنا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔''(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶،۳۰۷)

الحمدللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور اب قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے دور میں قافلہ احمدیت مستحکم سے مستحکم ہوتا جارہا ہے۔ خلافت حقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ چراغ کب کا دشمنانِ اسلام و احمدیت کے ذریعہ بجھ چکا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی روشنی کو دوام بخشتا ہے اور یہ تمام اکناف عالم کو روشن کرتا جارہا ہے۔ خلافت حقہ احمدیہ پر ابتداء سے اندرونی اور بیرونی حملے اور فتنے زوروں سے اٹھے لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کو ناکام و نامراد کر دیا اور جماعت کو ایک اونچا مقام تمام دنیا میں مل گیا اور مل رہا ہے۔ آج ہم بڑے فخر سے یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ لازم ہے کہ افراد جماعت خلافت سے ایسی وابستگی رکھیں کہ اُس کی مثال دنیاوی رشتوں میں نہ ملے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امام کے ساتھ وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ۔''(الفضل ۲۰ رنومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۷)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

''یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے.... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے اُن دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اُس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ نہیں بسر کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔''

(الفضل ۱۵ رنومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ رمئی ۲۰۰۵ء کو سورہ نور کی آیت نمبر ۵۶ کی تلاوت کے بعد خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل لوگوں کی آپ کی وفات کے بعد خوف کی حالت کو امن میں بدلا اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلۂ خلافت تا قیامت جاری رہنا تھا۔ پس آج ۹۷ سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت گزشتہ ۹۷ سال سے پوری ہوتی دیکھی اور دیکھ رہا ہوں۔''

(خطبات مسرور جلد ۳ صفحہ ۳۰۷،۳۰۸)

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے جس خلافت کا امت مسلمہ سے وعدہ فرمایا ہے اور جس وعدہ کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تجدید کی ہے وہ مشروط ہے اور اس میں جو شرائط ہیں ان میں سے پہلی شرط ایمان کے بعد عمل صالحہ بجالانا ہے یعنی خلافت ایمان اور عمل صالح بجالانے والے لوگوں کو ملے گی۔ دوسری شرط، یہ خلافت اس انداز کی ہوگی جیسی خلافت پہلے لوگوں کو دی گئی۔ یعنی یہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی۔ اس کے قیام کے لئے ایک نبی کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے مبعوث فرمایا۔ پھر آگے اللہ تعالیٰ نے برکات خلافت کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ان کے دین کو تمکنت دے گا۔ ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدلے گا۔ جب یہ یہ احسان خداوندی ہوں گے تو ان کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ اعمال صالحہ بجالانے والا گروہ اپنے مولیٰ کے پے در پے احسانوں کو دیکھ کر ''یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا'' یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ایسے جُت جائیں گے کہ شرک سے کلیتاً بیزار ہوں گے۔

یہ وہ تمام برکات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ کی ہیں اور یہ محض اس کے احسانوں سے ہم کو خلافت احمدیہ حقہ اسلامیہ سے حاصل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم انعام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدہ کے مطابق ہمیشہ ہمارے ساتھ رکھے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پر اپنے مولیٰ کا شکر ادا کرنے کا حق ادا کرنے کی توفیق ہمیشہ ملتی رہے۔

میرے والد صاحب مرحوم و مغفور مجھے ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے جن کے ایک خط کی نقل شائع کر رہا ہوں:

''اے میرے بیٹے! ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں مشغول رہو اور اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم خلافت کے وفادار اور خلافت سے انتہائی محبت کرنے والے رہو گے تو کوئی دنیا کی طاقت تم پر غالب نہیں آسکے گی اور دنیا کی کوئی طاقت یا طاقتور انسان تمہیں ذلیل و رسوا نہیں کر سکے گا اور انشاء اللہ تم ہر میدان میں مظفر و منصور ہو گے۔ یہی حقیقت ہے اور میری زندگی کا نچوڑ ہے۔ پس اے میرے بیٹے خدا تیرے ساتھ ہو خلیفہ وقت کی دُعاؤں کے تم طلب گار ہو اور اپنے آخری سانس تک خلیفۂ وقت سے وابستگی رکھنا اور اگر اس راہ میں موت بھی آوے تو اے میرے بیٹے خدا کی قسم اسے سینے سے لگا لینا تا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تم پر بے انتہا فضل فرماتا ہوا جنت کا ہر دروازہ تم پر کھول دے۔''

(از خط مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس و بخارا۔ اگست ۱۹۷۱ء)

☆☆☆☆

قرآن مجید
ایک مکمل ضابطہ حیات

(.........از دلاور خان قادیان.........)

ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے نبی آئے اور بعض کو اللہ تعالیٰ نے شرعی نبی بھی بنایا۔ ہمارے پیارے آقا بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، چونکہ عربی فصاحت و بلاغت کا عروج تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کی شکل میں ایک کامل علمی معجزہ عطا فرمایا۔ پس قرآن کریم خود دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے تو اس کا نام بھی اپنے اندر ایک اعجاز رکھتا ہے۔ یہ کثرت سے پڑھی اور لکھی جانے والی کتاب ہے۔ دونوں لحاظ سے قرآن کریم کو جملہ آسمانی کتب پر بیّن فضیلت حاصل ہے۔ جس قدر مذہبی صداقتوں کو قرآن کریم اپنے اندر جمع رکھتا ہے دنیا کی اور کوئی کتاب نہیں رکھتی اور جس کثرت سے قرآن شریف دنیا میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی کتاب نہیں پڑھی جاتی۔

لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ اس کامل اور مکمل کتاب کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا بلکہ قرآن مجید نے اس کی نظیر لانے کی دعوت دی ہے مگر ۱۴ سو سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے لیکن آج تک کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کرسکا اور قرآن کریم کی مثل نہیں لاسکا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے مثل کی کوئی تعین نہیں فرمائی مثل کس بات کی لانی ہے ایک مذہبی کتاب میں جس قدر خوبیاں ضروری ہیں ان میں سے کسی میں اس کی مثل لے آئیں لیکن نہ اب تک کوئی قرآن کریم کی مثل لاسکا اور نہ لاسکتا ہے۔

حسب ارشاد و زیر نگرانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ علماء کی ایک جماعت نے پارہ اوّل کا ترجمہ کیا اور تفسیری فوائد ۲۴ دسمبر 1915ء کو لکھے جسے اسلامیہ سٹیٹ پریس لاہور نے طبع کروایا اس کے صفحہ ۲۷ میں تحریر ہے۔

یعنی مثل کے تعلق میں (۱) شریعت کو لے لو وہ قرآن کریم نے ایسی بے مثل پیش کی ہے کہ کوئی دنیا کی شریعت اس کا مقابل نہیں کرسکتی۔ کوئی شریعت اگر افراط کی طرف چلی گئی ہے تو کوئی تفریط کی طرف لیکن اسلام نے قرآن کریم میں وہ تعلیم پیش کی ہے جو وسطی طریق ہے جو ہر حال میں کام آسکتا ہے۔ (۲) معرفت پیدا کرنے کے سامانوں کو لو تو قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کو اس رنگ سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ ہر مذاق کے انسان کا دل محبت الٰہی سے پُر ہو جاتا ہے۔

(۳) معقولیت کو لو تو ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جس کی دلیل نہ دی ہو بلکہ ہر دعوے کے ساتھ دلیل پیش کی ہے۔

(۴) امراض روحانی کے علاج کو دیکھو تو انسانی دماغ ممکن سے ممکن جو شکوک پیدا کرسکتا ہے ان سب کا دیا ہے۔

(۵) پھر اس کے ساتھ اختصار کو لو تو باوجود سب خوبیوں کے جمع کرنے کے نہایت مختصر کتاب ہے۔

(۶) اور باوجود اختصار کے وہ تفصیل کی ہے کہ اس سے زیادہ تفصیل ناممکن ہے۔

(۷) زبان کو لو تو ایسی شیریں اور اعلیٰ ہے کہ آج تک کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کرسکا۔

(۸) پھر اس کے اثرات کو لو تو انسانی زندگی پر جس قدر اس کتاب نے اثر کیا ہے کسی اور کتاب نے نہیں کیا۔ آج تک اسے پھل لگ رہے ہیں اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو پورا کررہی ہے۔

(۹) اس کی تعلیم کی مضبوطی اور استحکام کو لو تو آج کہ تیرہ سو سال اس پر گزر چکے ہیں۔ (اب تک ۱۴۰۰ سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے: ناقل) اور علوم و فنون نہایت ترقی کرچکے ہیں اس کے ایک نقطہ، شعشہ کو کوئی علم رد نہیں کرسکا۔ دوسری کتب علوم جدیدہ کے سامنے اس طرح بہہ گئی ہیں جس طرح سیلاب کے سامنے تنکہ غرض کوئی خوبی لے لو قرآن کریم اس میں بے نظیر ہے اور آج تک کوئی انسان اس کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوسکا اور نہ آئندہ ہوسکے گا۔

حفاظت قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (الحجر: ۱۰) ترجمہ: اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

قرآن کس طرح نازل ہوا: دنیا کے سب مسلمان جانتے ہیں کہ قرآن شریف خدائے رب العٰلمین کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر روح القدس یا جبرائیل کے توسط سے آپؐ کے قلب مبارک پر نازل ہوا۔

رمضان المبارک و قرآن مجید: اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں فرمان ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ. رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا ہے۔

لیلۃ القدر: یہ وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا اور جس کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ (سورۃ القدر: ۴) کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس رات خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس تاریک زمانہ میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہو اس زمانہ کو بھی لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ قرآن کریم قریباً ۲۳ سال میں مکمل نازل ہوا۔ یہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۴۰ برس کی تھی جب آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ ۶۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس طرح ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا اور ۲۳ سال کے عرصہ میں مکمل نازل ہوگیا۔ یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر یعنی ۱۰ھ (مارچ ۶۲۳ء) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج تھا جس کے ۸۲ دن بعد آپ نے وفات پائی یہ آیت دوران حج نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے) نازل ہوئی آپ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جو بعد میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہوا۔ اس میں آپ نے امت کو الوداع کہتے ہوئے معاشرتی اور تمدنی احکام کی اصولی تشریح فرمائی ہے۔ آپ کی زندگی کا یہ آخری حج تھا۔

آپؐ تیرہ سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں جو سورتیں بزمانہ قیام مکہ نازل ہوئی ہوں مکہ کے اندر یا مکہ سے باہر ہوں وہ مکی کہلاتی ہیں اُن کی تعداد ۹۳ ہے جس میں سورۃ النصر (سورۃ نمبر ۱۱۰) بھی شامل ہے اور جو سورتیں بزمانہ قیام مدینہ نازل ہوئیں خواہ مدینہ میں یا مدینہ سے باہر وہ مدنی کہلاتی ہیں۔ اُن کی تعداد ۲۱ ہے خواہ وہ مکہ میں ایام حج میں نازل ہوئیں۔ مدنی سورتیں گو تعداد میں تھوڑی ہیں مگر عموماً زیادہ لمبی ہیں اور آدھا حصہ قرآن کا مدنی ہے۔ اور دو تہائی مکی ہیں قرآن کی ترتیب میں مکی اور مدنی سورتوں کو ملا کر رکھا گیا ہے۔ اس طرح قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتیں، ۶۶۶۶ آیات، ۵۴۰ رکوع اور ۸۶۴۳۰ الفاظ ہیں۔ (معجم المفہرس لالفاظ القرآن کریم ناشر سہیل اکیڈمی لاہور)

نوٹ: آیات اور الفاظ کی تعداد میں اختلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ بسم اللہ ہر سورت کی آیت شمار کرتے ہیں اور بعض نہیں۔ اس طرح بعض کے نزدیک چند جملے ایک آیت ہوتے ہیں جبکہ دوسروں کے نزدیک وہ پوری آیت نہیں ہوتے ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق قرآن کریم بسم اللہ کی الف سے لیکر والناس کی س تک بالکل وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود الہام الٰہی کے ماتحت قرآن کریم کو جمع کیا اور وحی الٰہی کے مطابق ترتیب دے کر اور لکھوا کر محفوظ کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت زید بن ثابتؓ سے جو کاتب وحی تھے، اس لکھے ہوئے قرآن کی جزبندی کروا کر اسے ایک صحیفہ کی شکل میں محفوظ کیا۔ بالآخر حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں اس صحیفہ الٰہی کی چند نقلیں کروا کر ایک ایک کاپی اسلامی ممالک میں بھجوائی اور اس طرح قرآن کریم کو دنیا میں پھیلایا۔ آج قرآن کریم اسی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۵۷)

اہمیت قرآن: ارشاد ربّانی ھے:

۱- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (سورۃ یونس)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب (قرآن) آگئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ ہر بیماری کے لئے جو سینوں میں پائی جاتی ہو شفاء دینے والی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

۲- وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل) ترجمہ: اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں) ایک مقبول عمل ہے۔

۳- وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ (سورۃ المزمل)

ترجمہ: اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھ۔

۴- وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الاعراف)

ترجمہ: اور اے لوگو! جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو اور چپ رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

برکات قرآن از ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

☆ مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔ (ترمذی)

ترجمہ: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔

☆ ..... فرمایا: قرآن کریم پڑھاؤ اور اس لئے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے یا پڑھانے والے کے لئے یہ شفیع بن کر آئے گا۔ (مسلم)

☆ ..... جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت میں ماہر ہے وہ قیامت کے روز فرماں بردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے اور

اس کے لئے دُگنا ثواب ہوگا۔'' (بخاری)

عظمت قرآن: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔''

''خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔''

''میں بار بار اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔''

''قرآن شریف میں یہ ایک برکت ہے کہ اس سے انسان کا ذہن صاف ہوتا اور زبان کھل جاتی ہے۔''

''قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے۔''

''یاد رکھو۔ قرآن شریف ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر غور نہ کیا جاوے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔''

''خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔'' (روحانی خزائن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشق قرآن: ''خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں اور طلب کروں تاکہ حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں پڑھاؤں، سناؤں۔'' (تذکرۃ المہدی)

قرآن کس طرح پڑھنا چاہئے: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''انسان روزانہ پڑھنے کے لئے قرآن کریم کا ایک حصہ مقرر کرلے کہ اتنا ہر روز پڑھا کروں گا۔ اس کو روزانہ پڑھا جائے اور اس کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ عبادت پسند ہے جس پر انسان دوام اختیار کرے اور ناغہ نہ ہونے دے۔''

نیز فرمایا: ''انسان سارے کلام کو پڑھے اور بار بار پڑھے یہ نہیں کہ کوئی خاص حصہ چُن لیا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ دوم۔ اس وقت پڑھے جب اس کے دل میں محبت اور اخلاص کا جوش ہو.....وہ صبح اور شام کے وقت تلاوت کے لئے مقرر کرے۔ سوم۔ قرآن کریم اس یقین کے ساتھ پڑھا جائے کہ اس کے اندر غیر محدود خزانہ ہے جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اس میں خزانے موجود ہیں وہ اس کے معارف اور علوم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔'' (ذکر الٰہی)

قرآن کریم کو حرز جان بنائیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ارشاد ہے:

''صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا **کافی نہیں** بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی **اور اسلام کی** دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت **صلی اللہ علیہ** وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں لیکن یہ کام **ہرگز** نہ ہو سکے گا جب تک کہ دل میں قرآن کی محبت نہ ہو جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو جب تک کہ آپ اس کما حقہٗ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔'' (انوار قرآنی)

''میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیتیں.....ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہئے اور پھر دماغ میں مستحضر رہنی چاہئے۔ امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیتوں کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے سترہ آیات کو ازبر کرلیں گے۔''

خدا تعالیٰ کا مطالبہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قرآن کریم پڑھنا کوئی معمولی سی بات نہیں۔ قرآن کریم کو سمجھنا پہلے اس کی تلاوت کرنا پھر اسے سمجھ کر اس پیغام کو دنیا بھر تک پہنچانا ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہے۔ پس یہ میری آرزو ہے بلکہ شاید آرزو کا لفظ اس سلسلہ میں درست نہ ہو یہ صرف آرزو نہیں ہے بلکہ میرا مطمح نظر یہ ہے کہ اس طرح ہونا چاہئے کہ تمام احمدیوں سے یہ خدا تعالیٰ کا کم از کم مطالبہ ہے۔ چنانچہ ایک احمدی سے خدا تعالیٰ کے کم از کم مطالبہ کے میرے تصور کے مطابق ہر احمدی کو قرآن کریم کی عربی زبان میں تلاوت کرنے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔''

''ہر احمدی کو اپنی پوری صلاحیت کی حد تک ترجمہ کے واسطہ سے نہیں بلکہ براہ راست عربی متن سے خدا کے پیغام (قرآن کریم) کو سمجھنا چاہئے۔ گو ترجمہ کا نظام ضروری ہے۔ (مگر ناگزیر مجبوری کے تحت) لیکن یہ کافی نہیں۔ ہر کسی کو علم ہونا چاہئے کہ اس طرح ترجمہ کیوں کیا جاتا ہے۔ کسی اور طریقہ سے کیوں نہیں۔ اس لئے کہ اصل عربی الفاظ مختلف امکانی معانی کے متحمل ہوتے ہیں مگر مترجم کو ان میں سے صرف ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی خود معین طور پر الفاظ کے معانی نہیں جانتا تو وہ ترجمہ کرنے میں کئی لحاظ سے غلطیوں کا ارتکاب کرے گا۔

پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے ساتھ ذاتی تعلق ضروری ہے کیونکہ ہم وقت کے لحاظ سے ایک اہم مقام یعنی نئی صدی کے سر پر کھڑے ہیں جو ہمارے سامنے ہے۔'' (خطاب شوریٰ)

آپ نے ایک خطبہ جمعہ میں قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزاء کرنے والوں سے فرمایا کہ: اپنے رویہ کو بدلو اور اپنے حدود کے اندر رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کو بھی اپنی حرکتوں سے باز آنا چاہئے.....اگر یہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو ایک مدت تک مہلت دیکر خدا اپنے عذاب سے ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔''

پس ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ہمیں وقت کے امام کی شناخت کی توفیق دی اور اب اس وقت ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ روح پرور خطبات جو MTA کے ذریعہ ہمیں حاصل ہو رہے ہیں یہ ہی وہ دولت ہے جس کا غیر لینے سے انکار کر رہے ہیں اور ہم افراد جماعت مالا مال ہو رہے ہیں یہ روحانی دولت تو قرآنی علوم کی صحیح تفسیر ہے جو جماعت احمدیہ حاصل کر رہی ہے اور اس کا انکار کرنے والے محروم ہیں۔ خدا انہیں بھی اس کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دوران حج یہ آیت نازل کی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا، کی بشارت دی۔ اس طرح قرآن مجید کو اللہ نے اس دنیا کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل اور نظام حیات کے طور پر پیش کیا۔ پھر دین اسلام کی بقا کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد بھیج کر اس دین کو از سر نو زندہ کرتا رہا ہے۔ پھر آخری زمانہ کے متعلق خبر دی کہ:

''اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص اسے پالے گا۔'' (بخاری کتاب التفسیر)

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے جہاں اس زمانہ کے امام مہدی علیہ السلام کو معجزات دیئے وہاں آپ کی وفات کے بعد خلفائے احمدیت نے بھی قرآنی علوم کی وہ تفسیر بیان کی اور کر رہے ہیں۔ جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اور آخر دنیا کو قرآنی علوم و تفسیر سمجھنے کے لئے اس چشمہ سے سیراب ہونا پڑے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیگر ادیان باطلہ پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بے پناہ حقائق و معارف سے اطلاع دی اور ایسے عظیم الشان دلائل اور براہین عطا کئے کہ بڑے سے بڑے عقلمند، عالم اور سائنسدان ان دلائل کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے۔ پس قرآن کریم علم و معرفت سے لبریز دلائل کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اس سمندر سے خلفائے احمدیت نے بھی عظمت قرآن کے متعلق وقتاً فوقتاً اپنے خطبات میں روشناس کیا ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سے چند اشعار پیش ہیں:۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

2 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No. 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تحت
بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیراہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے امسال ۲۷ رمئی کو خلافت احمدیہ کے سوسال مکمل ہونے پر جوبلی جشن منانے کی توفیق دی۔ مرکزی طور پر عظیم الشان جلسے تقاریب منعقد ہوئیں مقامی طور پر جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے بھی مرکزی ہدایات کے مطابق پروگرام تشکیل دیئے اور حسب حالات تقاریب و جلسے منعقد کئے جن میں شمولیت کے لئے غیرمسلم وغیر احمدی بھائیوں کو مدعو کیا گیا جنہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے شرکت کی اور اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا ہر جگہ مساجد وگھروں میں چراغاں کیا گیا۔ شیرینی وتحائف تقسیم کئے بعض جگہوں پر خوبصورت وسیع پنڈال مین ان تقاریب کا انعقاد ہوا اس روز تمام مقامات پر باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

ان تقاریب کی تفصیلی وخوشکن رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں جو نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین ہیں اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے اور تعاون کرنے والے افراد کو محض اپنے فضل سے بہترین جزاء دے اور ان تقاریب کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (ادارہ)

لجنہ اماء اللہ بھارت: صدسالہ خلافت جوبلی کا جشن مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۰۸ء کو منانے کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر غیرمسلم معزز خواتین کو بھی مدعو کیا گیا۔ جس کے لئے مجلس عاملہ بھارت ولوکل کی ممبرات قادیان کے ۲۶ اور بٹالہ کے تین اسکول وکالجز میں گئیں۔ وہاں کے پرنسپل اور اسٹاف ممبرز سے ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے صدسالہ خلافت جوبلی اور حضور کے خصوصی خطاب کے بارے میں بتایا اور تقریب میں آنے کی دعوت دی۔ سبھی نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ قادیان کی ممبرات نے بھی اپنے غیرمسلم ملنے جلنے والوں اور اسکول اور کالج کی بچیوں نے غیرمسلم لڑکیوں کو بھی اس موقع پر آنے کے لئے Invitation Card دیئے۔ حضرت آپا جان صاحبہ قادیان۔ بٹالہ۔ امرتسر کے ڈاکٹرز کو Invitation اور تحائف دینے کے لئے گئیں آپ نے صدسالہ خلافت جوبلی کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ ۲۷ رمئی کو صبح تین بجے ممبرات لجنہ قادیان نے مسجد مبارک میں نماز تہجد اور پھر اس کے بعد نماز فجر باجماعت ادا کی۔ اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت کے بعد چھ بجے بہشتی مقبرہ میں تمام ممبرات جمع ہوئیں۔ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور نے پہلے مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر مقام ظہور قدرت ثانیہ پر اجتماعی دُعا کروائی۔ ہر کوئی خدا تعالیٰ کے اس فضل واحسان پر خوشی کے جذبات سے لبریز تھا۔ ہر طرف خوشی اور مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔ بعدہٗ ممبرات لجنہ قادیان بیت النصرت لائبریری پہنچی لائبریری کو خوبصورت جھنڈیوں اور لڑیوں سے سجایا گیا۔ یہاں پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق مکرم رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور دُعا کروائی بعدہٗ ممبرات اور بچیوں میں شیرینی تقسیم ہوئی اور ممبرات نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ لوکل انجمن احمدیہ کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت صبح ۹ بجے منعقد کیا گیا۔ مستورات کے لئے جلسہ کی کاروائی سننے کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ کثیر تعداد میں ممبرات نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

صدسالہ خلافت جوبلی کی تقریب منانے کے لئے مقام ظہور قدرت ثانیہ میں مردوں اور اُس کے قریب پارک میں مستورات کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ ہر دو جلسہ گاہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ ٹھیک تین بجے بذریعہ ایم ٹی اے Live پروگرام آنا شروع ہوگیا۔ تمام ممبرات اور بچے جلسہ گاہ مستورات میں جمع ہو چکے تھے۔ اس مبارک موقع پر تمام ممبرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب سنا اور حضور انور کی طرف سے لئے گئے عہد کو دل وجان سے دہرایا خدا تعالیٰ ہم سب کو اس عہد کو بخوبی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۰ سے زائد غیرمسلم خواتین ہماری دعوت پر تشریف لائیں۔ سب نے جلسہ کی کاروائی سُنی۔ تمام غیرمسلم خواتین کی احسن طریق پر ضیافت کی گئی۔ قادیان کے ممبرات کے لئے بھی ضیافت کا انتظام تھا۔ غیرمسلم لوگوں نے اپنے گھروں میں بھی لندن سے آرہے Live پروگرام کو دیکھا۔ ہر گھر میں اس خوشی کے موقع پر چراغاں ہوا تمام مقامات مقدسہ اور جماعتی عمارتوں، ذیلی تنظیموں کی عمارتوں کو خوبصورت رنگ میں سجایا گیا۔

۲۸ رمئی کو اسی خوشی کے موقع پر بیگمات درویشان و ۲۰۰ یتیم ومساکین نیز لجنہ کی پرانی خدمت کرنے والی ممبرات کو رات کے کھانے پر مدعو کیا گیا۔ قادیان کی ممبرات بھی اپنے گھروں سے کھانا پکا کر لائیں سب نے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد ممبرات نے خلافت کی نظمیں پڑھیں اور پُرجوش نعرے لگائے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ آمین (امۃ الشافی رومی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت)

سورب: جماعت احمدیہ سورب (کرناٹک) نے مورخہ ۲۷ رمئی کو جلسہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شایان شان طریق پر منایا۔ نماز تہجد سے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ تمام افراد جماعت کے گھروں کو اور مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ بعدہٗ اجتماعی دُعا خاکسار نے کروائی۔ جماعت کی طرف سے دو بکروں کا صدقہ دیا گیا۔ لوائے احمدیہ لہرایا گیا، دعا و بچوں کے ترانہ کے بعد احباب و مستورات میں شیرینی واجتماعی ناشتہ کا انتظام کیا گیا بعدہٗ ہسپتال میں مریضوں کو پھل اور بریڈ تقسیم کئے گئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد اجتماعی کھانے کا انتظام تھا۔ ٹھیک دو بجکر ۴۵ منٹ پر خاکسار کی زیرصدارت جلسہ کا آغاز مکرم ایم مسعود احمد صاحب کی تلاوت اور شاہد خلیل صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔ اس جلسہ میں ہندو مذہب کے ایک نمائندہ سوامی کو مدعو کیا گیا تھا۔ جو پروگرام میں شامل نہ ہوسکے۔ لیکن انہوں نے اپنا نمائندہ اور اپنے تیس شاگرد بھیجے۔ مکرم ایم خلیل احمد صاحب نے بزبان کنڑا جماعت کا تعارف کروایا۔ مکرم طیّب احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ سورب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مہمان خصوصی پٹراج گوڑا صاحب نے جماعت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور آنے والے غیرمسلم وغیر احمدی بھائیوں واحباب کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ مہمان خصوصی کو جماعتی تحائف پیش کئے گئے اور تمام ہندو وغیر از جماعت احباب میں حضور کا پیغام بزبان کنڑا تقسیم کیا گیا اور حضور انور کا خطاب Live تمام احباب کو دکھایا گیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد دو طفل کے قرآن ختم کرنے پر تقریب آمین ہوئی۔ اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ تمام احباب جماعت کے لئے اجتماعی عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (ایم بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ سورب۔ کرناٹک)

راجوری و جموں زون: راجوری جموں زون کی ایک درجن جماعتوں کو بھی صدسالہ خلافت جوبلی کی مقدس تقریبات منانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۲۱ رمئی کو ہیومنٹی فرسٹ کے جذبہ کے تحت خدام نے دہری رلیوٹ احمدیہ اکیڈمی میں بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا۔ تین خدام نے خون کا عطیہ پیش کیا۔ ڈسٹرک ہیڈ کوارٹر راجوری سے جناب چیف میڈیکل آفیسر صاحب کے ہمراہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا عملہ صبح نو بجے پہنچ گیا۔ اس موقعہ پر جموں وکشمیر کے سابق چیف منسٹر جناب ڈاکٹر فاروق عبداللہ صاحب کے ہمراہ ایک پارلیمنٹ ممبر مرزا عبدالرشید صاحب اور نیشنل کانفرنس کے اعلیٰ عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم عبدالمنان عاجز صاحب نے انجام دیئے اور خاکسار کے علاوہ مکرم مولانا شوکت علی صاحب مبلغ انچارج، مکرم مولانا شاہ چنگیز صاحب مبلغ سلسلہ دہری رلیوٹ نے تقریب کی اہمیت بیان کی۔

جناب ڈاکٹر فاروق عبداللہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران جماعتی خدمت خلق کے پروگراموں کی تعریف کرتے ہوئے صدسالہ خلافت جوبلی پر مبارکباد پیش کی۔ اور اپنی تقریر کے دوران اپنے والد محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

محترم موصوف کے تعلقات جماعت احمدیہ کے ساتھ مثالی رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب قادیان گئے تو اس پر مولانا نوی صاحب نے والد صاحب کے نام خط لکھا کہ آپ اپنے عقیدہ کی وضاحت کریں۔ مجھے آپ کے عقیدہ پر شک ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بڑے جذباتی انداز سے ایسے ملاؤں کے کردار کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم شیخ صاحب مرحوم نے نوی صاحب کو جواباً لکھا کہ میں عقیدہ سے مسلمان ہوں اور آپ کو یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ یہ معاملہ میرے اور خدا کے درمیان ہے۔

اس کے بعد جناب چیف میڈیکل افسر صاحب نے خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے خون کے عطیہ پر داد تحسین دی اور اس بات کا اعتراف کیا کہ آج صرف اور صرف واحد جماعت احمدیہ ہے جو بلا امتیاز مذہب و ملّت بنی نوع انسان سے جذبۂ اخوت کے تحت خدمت کرتی ہے۔ اسکے بعد معزز شخصیات کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا۔ اس تمام پروگرام کو پریس اور میڈیا کے نمائندگان نے بڑی خوش اسلوبی سے کوریج دی۔ J.K.Tv چینل اور رائٹ چینل پر شام نو اور ساڑھے نو بجے اس پروگرام کو باقاعدہ نشر کیا گیا۔ ہند سماچار اور سٹیٹ ٹائم اخبارات نے ۲۲ مئی کو شاہ سُرخیوں کے ساتھ خبر شائع کی۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی ضیافت کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جامعہ مسجد دہری رلیوٹ میں نماز ظہر و عصر کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مثالی وقار عمل: صدسالہ خلافت جوبلی کے تسلسل میں زون کی بارہ جماعتوں نے چھوٹے موٹے وقار عمل کے علاوہ ایک ایک مثالی وقار عمل کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں انصار، خدام اور اطفال نے نیز مستورات نے گھروں کی صفائی اور سجانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

<u>۲۷ رمئی ۲۰۰۸</u>: اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر واحسان ہے کہ آخر وہ دن زندگی میں نصیب ہوا جس کی انتظار ہر احمدی بے صبری سے منتظر تھا۔ تمام جماعتوں میں نماز تہجد اجتماعی طور پر ادا ہوئی۔ نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ دیگر پروگراموں کا آغاز ہوا۔

<u>لوائے احمدیت:</u> پہلی مرتبہ لوائے احمدیت لہرانے کا شرف دہری رلیوٹ میں مکرم ماسٹر بابو حسین صاحب صدر جماعت، چارکوٹ میں مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر جماعت، کالابن کوٹلی میں مکرم ماسٹر منور احمد تنویر زونل امیر صاحب، ہموسان میں مکرم ظہور احمد صاحب صدر جماعت کو حاصل ہوا۔ مذکورہ جماعتوں میں عقیدت منداحباب کی کثیر تعداد اور مرکزی نمائندگان کی موجودگی میں نعروں کی گونج تسبیح وتمہید کا ورد کرتے ہوئے پرچم احمدیت لہرایا گیا۔ اس موقعہ پر بعض جماعتوں میں غیر از جماعت معزز شخصیات بھی اس نظارہ سے لطف اندوز

ہوئے۔ پرچم کشائی کے بعد جماعتوں میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم کے بعد پیغام حضور اقدس پڑھ کر سنایا گیا اور منتخب عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ احباب جماعت کے ہمراہ تمام غیر از جماعت مہمانوں کی ضیافت ہوئی۔ اپنے اور پرائے سب گلے ملے اور مبارک باد دی جماعتوں میں جہاں جہاں MTA کی سہولیات بہم تھیں احباب جماعت نے اجتماعی طور پر پیارے آقا سیدنا حضور اقدس کا خطاب براہ راست دیکھا اور سُنا۔

چراغاں: خوشیوں اور مسرتوں کا دن گزرا۔ سو سال کے بعد عید کا دن نصیب ہوا۔ مغرب سے روحانی چاند طلوع ہوا جس کے حسین چہرے سے سراپا نور ہر سو بکھر رہا تھا۔ غروب آفتاب اور طلوع ہلال کا ایک عجیب وغریب منظر تھا۔ چاند کے نور سے مشن ہاؤس، مساجد کے علاوہ گھر گھر اور گلی کوچے منور ہو گئے۔ ہر طرف ایک کہکشاں کا نظارہ دکھائی دے رہا تھا۔ رات کی تاریکی کا تصور نور کے سنہری آغوش میں سما گیا۔ اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں بسنے والے احمدی احباب کی ان خوشیوں کو دائمی بنادے اور خلافت احمدیہ کے مقدس سائے تلے یہ روحانی جماعت دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے۔ آمین (ماسٹر منور احمد تنویر زونل امیر جماعت احمدیہ راجوری جموں)

ناصر آباد: مسجد النور میں نماز تہجد سے تمام تقاریب کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مسجد میں اور قبرستان میں اجتماعی دعا ہوئی۔ ناصر آباد میں لوائے احمدیت محترم امیر صاحب زون کولگام وانئت ناگ نے مدرسہ تعلیم الاسلام ہائیر سیکنڈری اسکول میں لہرایا۔ جہاں تمام احباب جمع تھے۔ محترم امیر صاحب نے دُعا کرائی۔ اس کے بعد اجتماعی صورت میں احباب درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد المہدی گئے جہاں یادگاری خلافت گیٹ کا سنگ بنیاد محترم امیر صاحب نے رکھا۔ انشاء اللہ اگست کے مہینہ تک یہ یادگاری گیٹ مکمل ہو جائے گا۔ دُعا کے بعد محترم امیر صاحب صدر صاحب ممبران مجالس عاملہ احباب جماعت نے تمام گاؤں میں بینرز لگا کر ریلی نکالی۔ میڈیا کی ٹیم اس موقعہ پر تشریف لائی۔ کشمیر کے مشہور چینل JK Tv اور Zee Kashmir نے تمام پروگرام فلمایا خاکسار نے انٹرویو دیا۔ یوم خلافت کے سلسلہ میں معلومات دیں۔ بعد میں یہ پروگرام JK چینل نے دو روز تک دکھائے۔ کولگام میں کیبل نیٹ ورک کے ذریعہ شوپیان اور دیگر علاقوں میں یہ پروگرام دیکھا اور سنا گیا۔ جس کی خوشکن رپورٹیں مل رہی ہیں۔ مقامی سطح پر گیارہ بھیڑ کی قربانی دی گئی۔

گھروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور حضور انور کا پیغام ہر گھر میں پہنچایا گیا۔ ناصر آباد کے سبھی اسکول بچوں اور اساتذہ جن کی تعداد سولہ صد سے زائد ہے۔ اُن میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نماز ظہر وعصر جمع ہوئیں۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول وہائیر سیکنڈری اسکول کے اساتذہ و بچوں کے ساتھ جن کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ ایک تقریب رکھی گئی جس میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی غرض وغایت اور نظام خلافت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد تمام اساتذہ و بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

خطاب حضور انور: مسجد نور میں MTA کا انتظام ہے۔ جہاں پر تمام احباب ومستورات نے بڑے جوش کے ساتھ حضور انور کا خطاب سنا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع ہوئی۔ مقامی جماعت نے جلسہ یوم خلافت ۲۸ رمئی کو مسجد محمود ناصر آباد میں رکھا۔ اس میں تلاوت ونظم کے علاوہ حضور انور کا پیغام اور دو تقاریر رکھی گئی تھیں۔ کافی تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ نے بھی بہت تعاون کیا۔ لجنہ نے گھروں میں الگ تحفے بھجوائے۔ جن غیر از جماعت دوستوں نے ان پروگراموں میں شمولیت کی وہ اچھا اثر لیکر گئے ہیں ہر جمعہ کے موقعہ پر ۲۰ سے زائد غیر از جماعت دوست خطبہ سننے کے لئے شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت حقیقی اسلام میں شمولیت کی توفیق بخشے اور ہمارے ایمان واخلاص کو مزید تقویت بخشے۔ آمین (فاروق احمد خادم سلسلہ ناصر آباد کشمیر)

برہ پورہ: ۲۷ رمئی کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد ایک بکرے کی قربانی کی گئی۔ پونے دس بجے لوائے احمدیت مسجد کے احاطہ میں لہرایا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم سید عبدالفہیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیزم محمد امتیاز کی نظم خوانی کے بعد صدر اجلاس نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد تمام احباب نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر سارے مرد وزن مسجد میں ہی بیٹھ کر حضور کے خطاب کا انتظار کرتے رہے۔ پھر حضور کے خطاب کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔ شام کو سارے احباب کے گھروں پر چراغاں کیا گیا۔ مسجد کو بھی خوبصورت انداز میں سجایا گیا اور خدام واطفال نے مل کر ڈیوٹیاں دیں۔ پورا پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ برہ پورہ کے کافی غیر احمدیوں کو بھی سنایا گیا۔ (سید آفاق احمد معلم وقف سلسلہ برہ پورہ)

ظہیر آباد: جماعت احمدیہ ظہیر آباد نے ۲۷ رمئی کو جماعتی گھروں پر چراغاں کیا۔ غرباء میں چاول اور گوشت تقسیم کیا۔ معزز شخصیات کو تحائف پیش کئے۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر خاکسار نے ''خلافت سے وابستگی'' کے موضوع پر درس دیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد تمام احباب ومستورات نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ''جلسہ یوم خلافت'' منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے تقریر کی۔ بعدۂ تمام احباب ومستورات کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ (سمیر احمد مبلغ سلسلہ ظہیر آباد)

عثمان آباد: ۲۷ رمئی کو پروگراموں کا آغاز مسجد احمدیہ بیعت الغالب میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد احمدیہ قبرستان میں اجتماعی دُعا کی گئی بعدۂ لجنہ کی طرف سے ناشتہ کرایا گیا۔ نو بجے محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے مسجد کے احاطہ میں پرچم کشائی کی دُعا کے بعد سرکاری ہسپتال میں خدمت خلق کے تحت مریضوں میں ناریل کا پانی تقسیم کیا گیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد سب کو کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے عثمان آباد کی جانب سے حضور انور کا خطبہ مسجد میں سنانے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تمام احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس صد سالہ جوبلی کے مواقع پر جماعت کی طرف سے Digital مونوگرام مسجد جماعت کے ہر گھر پر لگائے گئے اور چراغاں بھی کیا گیا۔ (عبدالقیوم ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد)

جلسہ یوم مصلح الموعودؓ

محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے درج ذیل مجالس میں لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

بنارس، چندہ پور، کٹک، بنگلور، ظہیر آباد، شاہجہانپور، ساگر، اندورا، اٹارسی، کوئمٹور، کنورٹی، کرولائی، وازاکالا، مینگلور، بھدرواہ، کلکتہ، ساونتواڑی، خانپور ملکی، دہلی، شموگہ، کیرنگ لجنہ و ناصرات، عثمان آباد، سورب لجنہ و ناصرات، کاماریڈی، وانیم بلم، کلپنی، پالگھاٹ، اللنور، بھونیشور، چارکوٹ، تیماپور، جڑچرلہ، بھاگلپور، سکندرآباد، کوڈالی، پلورتھی، شاہ آباد، محمود آباد، مونگھیر، محی الدین پور، رشی نگر، دھوانساہی، چنائی، قادیان، گوڈنگلور، چنتہ کنٹہ، پنکال، مانیکا گوڑا، پنگاڑی، شاہ پور، حیدرآباد۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے والی لجنات کی درج ذیل فہرست بغرض اشاعت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ (ادارہ)

لجنہ اماء اللہ بھارت: تاراکوٹ، بنگلور، کاماریڈی، محی الدین پور، کیرنگ، ساگر، تیماپور، ارناکلم، حیدرآباد، سرکل امرتسر، براہ پورہ، ڈنگوہ، سورب، شموگہ، جے پور، بھدرواہ، کاواسیری، کوئمبتور، شاہجہانپور، موسیٰ بنی مائنز، کیندراپاڑہ، کوڈالی، جمشید پور، بھاگلپور، دھواں ساہی، سکندرآباد، سرلونیا گاؤں، خانپور ملکی، پنکال، کلکتہ، گلبرگہ، کالیکٹ، پینگاڑی، تیرور، کوڈیاتھور، النور، کوڈنگلور، چنائی، مونگھیر، عثمان آباد، برونی، سرینگر، ساونتواڑی، شاہ آباد، پتھہ پریم، کوبمی، بنارس۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

اللہ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل قادیان کی ایک ہونہار احمدی بچی عزیزہ عطیۃ القدیر سلمہا ربہا بنت محترم خورشید احمد صاحب انور وکیل المال تحریک جدید، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بی ایس سی (آنرز) بایوکیمسٹری کے فائینل امتحان منعقدہ ۲۰۰۷ء میں فرسٹ کلاس پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ فیکلٹی آف لائف سائنسیس میں بھی دیگر تمام طلباء کے بالمقابل سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے کی وجہ سے بیک وقت دو یونیورسٹی گولڈ میڈل ایوارڈز اور ایک ڈاکٹر جاوید اقبال میموریل گولڈ میڈل ایوارڈ کی حق دار قرار پائی ہے۔ الحمدللہ۔ عزیزہ کو یہ تینوں ایوارڈز عزت مآب جناب ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام صاحب سابق صدر جمہوریہ ہند کی زیر صدارت مورخہ ۱۸ رجون ۲۰۰۸ء کو سالانہ کانوکیشن میں دیئے گئے۔ ادارہ اس اعلیٰ ونمایاں کامیابی پر عزیزہ عطیۃ القدیر سلمہا ربہا اور ان کے والدین کو پُر خلوص دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو سلسلہ، خاندان اور عزیزہ کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (ادارہ)

ضروری اعلان بابت داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن 49-4/6/08 خ کے مطابق آئندہ سے جامعۃ المبشرین سے چار سالہ معلمین کا کورس پاس کرنے والے معلمین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صدر انجمن احمدیہ کی مستقل گریڈڈ سروس میں لئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس طلباء داخلہ فارم مکمل کر کے مورخہ ۱۰ رجولائی ۲۰۰۸ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں پہنچادیں۔ نئے طلباء کا داخلہ یکم اگست ۲۰۰۸ء کو ہوگا۔ جن طلباء کو دفتر کی طرف سے بلایا جائے وہ مورخہ ۳۱ رجولائی ۲۰۰۸ء سے قبل قادیان پہنچ جائیں۔

مزید معلومات کے لئے فون دفتر 01872-222474 موبائل نمبر 09417950166 پر رابطہ کریں۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

طلباء جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

جملہ طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ جامعہ احمدیہ مورخہ ۱۲ رجولائی ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ کھل جائے گا۔ طلباء وقت پر حاضر ہوں۔ جزاکم اللہ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

صد سالہ خلافت جوبلی کے بابرکت سال میں
جماعت احمدیہ سورینام (جنوبی امریکہ) کے پروگرام

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: سورینام میں خلافت جوبلی کے سال کی ابتداء جلسہ یوم مصلح موعودؓ سے ہوئی جو ۲۳ رفروری کو مرکزی مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم فیصل دین محمد اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کے حوالے سے تقریر کی۔ اس جلسہ میں ۷۵ احباب جماعت شامل ہوئے۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام: مورخہ ۲۲ رمارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جلیل علی جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ پھر واقف نو بچے محمد صہیب اسد نے عربی قصیدہ کے چند اشعار پیش کئے۔ بعدہٗ محترم فرید جمن بخش صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ محترم صدر صاحب نے جلسہ خلافت جوبلی کے لئے بھرپور تیاری کی طرف توجہ دلائی اور اجتماعی دُعا کرائی۔ اس جلسہ میں ۱۸۵ احباب جماعت شامل ہوئے۔

جلسہ یوم خلافت: دوران سال ہونے والے تمام پروگراموں کے بہترین انعقاد کے لئے محترم صدر صاحب نے ایک چار رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس نے بڑی محنت سے تینوں حلقوں میں جلسوں کے پروگرام تیار کئے۔ مورخہ ۲۴ رمارچ ۲۰۰۸ء کو مرکزی مسجد ناصر میں پہلا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے پہلے خدام اور اطفال کی ایک ٹیم دن بھر وقارعمل میں مصروف رہی، مسجد اور مشن ہاؤس کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ لجنہ کی ایک ٹیم کھانے کی تیاری میں مصروف رہی۔ جلسہ کے لئے صد سالہ جوبلی کا لوگو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر کا سیٹ خاص طور پر پوسٹر سائز میں تیار کروایا گیا۔ اور لوگو پر رنگ برنگی لائٹس لگائی گئیں۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ ایک پروفیشنل سے پیغام کا ڈچ میں ترجمہ کروایا گیا تھا۔ اس کے بعد وقف نو کے بچوں نے نظم "ہمارا خلافت پے ایمان ہے" ترنم سے پڑھی اور خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتامی دُعا سے پہلے محترم صدر صاحب نے ۲۷ رمئی اور سال کے باقی پروگراموں سے احباب کو آگاہ کیا۔ دُعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں شیرینی اور کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ میں ۱۲۰ احباب جماعت شامل ہوئے۔

ٹی وی پروگرام: جنوری ۲۰۰۱ء سے جماعت کا ہفتہ وار ۱۵ منٹ کا ٹی وی پروگرام باقاعدگی سے جاری ہے۔ امسال اپریل کے مہینہ سے خلافت کے بارے میں ہفتہ وار پروگرام کا سلسلہ شروع کیا گیا اور خلافت جوبلی کے موقعہ پر مورخہ ۲۴ تا ۲۸ مئی خلافت کے حوالے سے خاص پروگرام پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے ٹی وی چینل کی انتظامیہ سے بات کی انہوں نے جب خلافت کی صد سالہ جوبلی کا سنا تو بہت کم معاوضہ پر مقامی وقت کے مطابق شام چھ بجے پروگرام پیش کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہم نے پانچ دن تک روزانہ ایک پروگرام اور پانچ پروگرام ہفتہ وار پیش کئے۔ اور ان پروگراموں پر تین گھنٹے تیس منٹ وقت صرف ہوا۔

یوم خلافت: مورخہ ۲۷ رمئی کو دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ سب احباب مرد و زن نماز میں شامل ہوئے۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ سنا گیا۔ اس کے بعد دو مینڈھے ذبح کئے گئے۔ جن کا گوشت ضرورت مندوں کو دیا گیا۔ شام کے وقت مشن ہاؤس میں چراغاں کیا گیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مشن ہاؤس میں باربی کیو کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں ۱۶۰ احباب جماعت شامل ہوئے۔

میڈیا: مورخہ ۲۸ رمئی کو ملک کے ایک کثیر الاشاعت روزنامے "Times of Suriname" میں خلافت، قدرت ثانیہ کے موضوع پر مضمون شائع ہوا۔ جماعت کی طرف سے یہ مضمون تمام اخبارات کو بھجوایا گیا تھا۔

جلسہ یوم خلافت حلقہ فورو بوئیتی (Fowruboiti): مورخہ ۳۱ رمئی کو حلقہ فورو بوئیتی میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ خدام کی ایک ٹیم نے جلسہ سے ایک دن پہلے پروگرام کے لئے سائبان تیار کیا، جسے کلمہ طیبہ کے بینرز، تصاویر اور سورینام کے پرچم کی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جلسہ کے روز لجنہ کی ایک ٹیم نے کھانا تیار کیا۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ترجمہ کے بعد محترم جلیل علی جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھا۔ بعدہٗ محترم شمشیر علی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ وقف نو کے بچوں نے منظوم کلام سنایا۔ اختتامی دُعا سے پہلے شرکاء جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۲۷ رمئی کے خطاب کی سی ڈی تقسیم کی گئی نیز محترم صدر صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس جلسہ کی حاضری ۱۸۰ تھی، جن میں ۳۰ غیر احمدی ۲۰ ہندو شامل ہیں۔

سپورٹس ڈے: خلافت جوبلی کے پروگراموں میں کھیل کے مقابلے بھی شامل ہیں۔ اس مقصد کے لئے احباب جماعت نے بہت جوش و خروش سے تیاری کی۔ مورخہ ۵ رجون کی صبح احباب جماعت سپورٹس ڈے اور پکنک کا پروگرام منانے کے لئے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ اس پروگرام کا انتظام شہر سے تقریباً ۵۰ کلومیٹر دور ایک پر فضاء مقام "کارولینا کریک" پر کیا گیا تھا۔ وہاں کی انتظامیہ نے جماعت کے اس پروگرام کے لئے بہت کم داخلہ فیس وصول کی۔ اس علاقہ میں تین چار پکنک پوائنٹ ہیں جن سب کی یہ خوبی ہے کہ وہاں نہانے کے لئے جو نہریں ہیں ان کا پانی ہلکے کالے رنگ کا مگر بہت شفاف ہے اس لئے لوگ اسے کولا کا پانی، کہتے ہیں اور اس علاقہ میں جو سب سے بڑا تفریحی مقام ہے اس کا نام ہی کولا کریک ہے۔ یہاں خدام اور اطفال کے دوڑ، رسہ کشی کے مقابلے ہوئے اور فٹ بال کا میچ کھیلا گیا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ شام چھ بجے تک احباب مختلف تفریحی پروگراموں میں مصروف رہے اور پھر گھروں کو واپسی ہوئی، اس پروگرام میں ۱۶۵ احباب جماعت شامل ہوئے۔

جلسہ یوم خلافت حلقہ سارون (Saron): مورخہ ۷ رجون ۲۰۰۸ء کو حلقہ سارون میں جلسے کا پروگرام تھا۔ یہاں بھی جلسے کے انعقاد کے لئے خوبصورت سائبان تیار کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ جلسہ میں محترم فرید جمن بخش صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ اختتامی دعا سے پہلے محترم صدر صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا نیز شرکاء جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۲۷ رمئی کے خطاب کی سی ڈی تقسیم کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، جو انصار کی ایک ٹیم نے تیار کیا تھا۔ اس جلسہ میں ۱۰۰ احباب شامل ہوئے جن میں غیر از جماعت دوست شامل ہیں۔

اشاعت کتب: خلافت جوبلی کے بابرکت سال میں سورینام جماعت کو دو کتب تیار کرنے کا بھی موقع ملا۔ سو صفحات کی ایک کتاب دینی معلومات کے نام سے تیار کی گئی ہے، جس میں اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات کا انتخاب شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ہر لحاظ سے سادہ اور عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرا کتابچہ "خلافت" کے حوالے سے ہے جس میں قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں خلافت کا مطلب، ضرورت، اہمیت اور برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی درج کیا گیا ہے۔

امسال ہونے والے تمام پروگراموں میں جو بات خاص طور پر دیکھنے میں آئی وہ احباب جماعت کا جذبہ تھا اور خلافت کی محبت لوگوں کے چہروں پر نمایاں تھی اسی لئے احباب جماعت نے ان پروگراموں کی تیاری میں بھرپور جذبے کے ساتھ حصہ لیا۔ تمام قارئین کی خدمت میں سورینام جماعت کے لئے خاص دُعا کی درخواست ہے۔

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

قرآن مجید کے پیغام محبت کو جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں پھیلایا اور اس دَور کے تقاضوں کے مطابق ایک عظیم الشان تفسیر دنیا کے سامنے رکھی وہیں آپ کے بعد قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعہ سو سال سے قرآن مجید کی اعلیٰ تعلیمات کے حسن کو خلفائے احمدیت کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلایا گیا ہے چنانچہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اچھوتی تفسیر القرآن، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر صغیر و تفسیر کبیر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں بیان فرمودہ حسین تفسیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر جو موجودہ دَور کے تقاضوں کو مدّ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ کے خطبات و خطابات میں بیان فرمودہ عظیم الشان تفسیر قرآن دنیا کے لئے ایک نایاب تحفہ اور ہمارے لئے عظیم مشعلِ راہ ہیں۔ لہٰذا خلافت جوبلی کے اس مبارک سال میں ہم سب کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ علم قرآن مجید کے نُور سے خود بھی منوّر ہوں گے اور دنیا میں بھی اس نُور کی کرنیں پھیلائیں گے۔ انشاء اللہ۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل اقتباس پر اس گفتگو کو ختم کیا جاتا ہے۔

"ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہی اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہوگا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔" (خطبات مسرور صفحہ 87-686)

(منیر احمد خادم)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17238 :: میں محمد عمر ولد محمد یعقوب علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ رائے پرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اقبال کنڈوری العبد محمد عمر گواہ محمد انور احمد

وصیت 17239 :: میں سیدہ بشریٰ افتخار زوجہ سید افتخار حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن جڑ چرلہ ڈاکخانہ جڑ چرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 25000 روپے کے عوض ایک قطعہ زمین 8 مرلہ قادیان میں آدھا حصہ ہے۔ زیور طلائی: سیٹ ۳ عدد، چوڑیاں دو عدد، چین ایک عدد، ہار ایک عدد، انگوٹھیاں 3 عدد۔ کل وزن 188 گرام۔ سبھی زیور 22 کیرٹ پر مشتمل ہیں۔ زیور نقرئی 15 تولے قیمت اندازاً 1500 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید افتخار حسین الامۃ سیدہ بشریٰ افتخار گواہ سید ارشد حسین

وصیت 17240 :: مہر النساء بیگم زوجہ محمد سراج الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کنچن باغ ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے بذمہ خاوند۔ ایک طلائی انگوٹھی وزن 5 گرام۔ قیمت اندازاً 4000 روپے۔ زیور نقرئی 10 تولے جس کی قیمت اندازاً 1500 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سراج الدین الامۃ مہر النساء بیگم گواہ محمد انور احمد

وصیت 17241 :: میں سیدہ ساجدہ ارشد زوجہ سید ارشد حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچیگوڑہ ڈاکخانہ کاچیگوڑہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 35000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: سیٹ ایک عدد، چندن ہار ایک عدد، نکلس ایک عدد، طلائی کڑے دو عدد، ہار ایک عدد، انگوٹھیاں تین عدد، ایک بیٹ چھوٹا۔ کل وزن 167-500 گرام 22 کیرٹ پر مشتمل۔ کل قیمت اندازاً 134180 روپے ہوگی۔ زیور نقرئی پازیب دو جوڑی 15 تولے جس کی قیمت اندازاً 1500 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید ارشد حسین الامۃ سیدہ ساجدہ ارشد گواہ سید افتخار حسین

وصیت 17242 :: میں غلام عاصم الدین ولد غلام حمید الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ چندر آئن گٹہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ.......روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام حمید الدین العبد غلام عاصم الدین گواہ محمد انعام غوری

وصیت 17243 :: میں امۃ القدوس زوجہ مظفر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 9000 روپے وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھیاں تین عدد وزن 8.500 گرام۔ قیمت 6970 روپے۔ بالیاں دو جوڑی وزن 9 گرام قیمت 7380 روپے۔ چین معہ پدک وزن 24.440 گرام قیمت 20040 روپے۔ نقرئی زیور ساڑھے آٹھ تولہ قیمت اندازاً 900 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظفر احمد الامۃ امۃ القدوس گواہ محمد انور احمد

وصیت 17244 :: میں ایم اے عبدالعزیز سرور ولد ایم اے عبدالحفیظ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ظفر احمد منظور العبد ایم اے عبدالعزیز سرور گواہ مجاہد احمد

وصیت 17245 :: میں انور احمد غوری ولد منور احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ذاتی ایک پلاٹ 345 مربع گز بمقام رنگاریڈی جس کی موجودہ قیمت انداز 150000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تنویر احمد العبد انور احمد غوری گواہ محمد مبشر احمد

وصیت 17246 :: میں طاہر احمد صدیقی ولد منیر احمد صدیقی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے، والدین حیات ہیں جائیداد کی تقسیم کے بعد جائیداد کا حصہ ادا کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد گنائی العبد طاہر احمد صدیقی گواہ انور احمد غوری

وصیت 17247 :: میں محمد معراج احمد ولد محمد سراج الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کنچن باغ ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سراج الدین　　العبد محمد معراج احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17248:: میں طلعت سلطانہ زوجہ غلام عاصم الدین قوم احمدی مسلمہ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر 20000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ایک سیٹ، کڑے، دو عدد چین، ایک عدد انگوٹھی، بالی دو جوڑی۔ کل وزن 89 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 65000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　الامۃ طلعت سلطانہ　　گواہ غلام عاصم الدین

وصیت 17249:: میں محمد سہیل احمد ولد محمد منیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ بابا نگر ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/7/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد منصور احمد　　العبد محمد سہیل احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17250:: میں فرید احمد غوری ولد حمید احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد منصور احمد　　العبد فرید احمد غوری　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17251:: میں مبشر احمد ولد محمد منصور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ انور احمد غوری　　العبد محمد مبشر احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17252:: میں مظفر احمد ولد حسن احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی خشکی چار ایکڑ چار گنٹے بمقام چنتہ کنتہ ضلع محبوب نگر قیمت اندازاً 60000 روپے۔ پلاٹ رہائشی 500 گز بمقام چنتہ کنتہ ضلع محبوب نگر قیمت اندازاً 60000 روپے۔ پلاٹ 200 گز بمقام برہمن پلی حیدر آباد خسرہ نمبر 17/41/E زیر تصفیہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ انور احمد غوری　　العبد مظفر احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17253:: میں کے ریاض احمد ولد کے عبد الرحمٰن قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ ابھی تک جائیداد کی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3914 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم احمد جعفر خان　　العبد کے ریاض احمد　　گواہ پی اے محمد سلیم

وصیت 17254:: میں محمد نصیر الحق ولد محمد عبد الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3513 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/9 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبد الحق　　العبد محمد نصیر الحق　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17255:: میں شیخ بشارت احمد ولد شیخ دارو غہ مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3513 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فیروز احمد نعیم　　العبد شیخ بشارت احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17258:: میں اظہر الدین خان ولد احسان خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شفیع الدین　　العبد اظہر الدین خان　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17259:: میں امۃ النفیس تبسم زوجہ شفیق احمد سندھی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21/7/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر 2000 روپے ہے وہ ادا شدہ۔ زیورات طلائی 22 کیرٹ: انگوٹھیاں سات عدد، چوڑیاں دو عدد، لچھا ایک عدد، چین ایک عدد، کانٹے، کوکا ناک، ٹاپس۔ کل وزن 123.080 گرام۔ موجودہ قیمت 100294 روپے۔ زیر نقرئی: پازیب کل وزن 31 گرام۔ کل قیمت 560 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس

کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شفیق احمد سندھی | الامۃ امۃ النفیس تبسم | گواہ صغیر احمد طاہر

وصیت 17260::میں مبارک احمد کے ولد کنج مویدین مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ منجیری ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔منجیری میں اڑھائی سینٹ زمین اور ایک گھر ہے جس کی قیمت اندازاً تین لاکھ روپے ہیں۔ جماعت احمدیہ چیلاکرہ میں 1½ ایکڑ زمین ہے۔جس کی قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپے ہیں۔گھر قرضہ لے کر بنایا ہے۔مبلغ 230000 روپے قرض ہے۔یہ رقم خاکسار اپنی ماہانہ آمد سے ہر ماہ دو ہزار روپے قسط کے حساب سے ادا کرتا ہے۔ مذکورہ رقم 15 سال کے اندر ادا کرنی ہے۔ لہٰذا خاکسار تین ہزار روپے پر چندہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسمٰعیل ایلپی | العبد مبارک احمد | گواہ ایم محمد اشرف

وصیت 17261::میں عادل عبداللہ ولد عبداللہ بی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کارہ پرمپ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ای وی عبدالکریم | العبد عادل عبداللہ | گواہ ٹی حمبشاد

وصیت 17262::میں روشن احمد وی پی ولد عبدالستار قوم احمدی پیشہ بیروزگار عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ای وی عبدالکریم | العبد روشن احمد وی پی | گواہ ٹی حمبشاد

وصیت 17263::میں عفیف یودی ولد محمد یوسف یو کے قوم احمدی پیشہ بیروزگار عمر 18 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کارہ پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی حمبشاد | العبد عفیف یودی | گواہ نصیر حسین

وصیت 17264::میں ظفر الدین سی ولد امجد اے پی قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 23 سال تاریخ بیعت ستمبر 2006ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ارہ کنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی حمبشاد | العبد ظفر الدین سی | گواہ نصیر حسین

وصیت 17265::میں عبدالسلام ایم ولد سید علوی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔غیر منقولہ جائیداد: 9¼ سینٹ زمین بمقام کالیکٹ اس میں ایک گھر۔ جس کی موجودہ قیمت 1300000 روپے ہوگی۔9 سینٹ زمین اور اُس میں ایک مکان ہے۔ یہ جائیداد مشترکہ ہے۔اس میں میرا حصہ 4 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید | العبد عبدالسلام ایم | گواہ وی پی نصیر حسین

وصیت 17266::میں ایم پی شعیب ولد ایم پی عبدالرزاق قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیلاڈوا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/8/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید | العبد ایم پی شعیب | گواہ عبدالسلام ایم

وصیت 17267::میں طاہر احمد ایم پی ولد ایم پی عبدالرحمٰن قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیلاڈوا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید | العبد طاہر احمد ایم پی | گواہ جمناس ایس وی

وصیت 17268::میں جمناس ایس وی ولد ڈاکٹر ٹی کے محمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ اراکینر ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید | العبد جمناس ایس وی | گواہ طاہر احمد ایم پی

وصیت 17269::میں کے پی احمد رزاق ولد عبداللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 14/7/07 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ اولاونا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید | العبد کے پی احمد رازق | گواہ یو کے محمد یوسف

وصیت 17270::میں ایس وی جناس ولد پی کے محمد قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ازاکینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ظفر احمد العبد ایس وی حسناس گواہ ٹی احمد سعید

وصیت 17271:: میں کے اے فہیم احمد ولد ایم عبدالکریم قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید العبد کے اے فہیم احمد گواہ عبدالسلام ایم

وصیت 17272:: میں کے انیس احمد ولد کے کویاٹی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/7/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 17650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ظفر احمد العبد کے انیس احمد گواہ ٹی احمد سعید

وصیت 17273:: میں اے پی صابرہ زوجہ ریاض الرحیم سی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نڈاکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: $25^1/_2$ سینٹ زمین اور اُس میں موجود رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 9650000 روپے ہوگی۔ یہ جائیداد میری اور میرے خاوند کی مشترکہ ہے۔ اس کا آدھا حصہ یعنی 4825000 روپے میرا ہے۔ منقولہ جائیداد: زیوات طلائی: چوڑیاں آٹھ عدد، ہار دو عدد، ایک عدد لوکٹ، بالیاں چار جوڑی، انگوٹھیاں چار عدد، کل وزن 364.75 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 315000 روپے ہوگی۔ حق مہر 46 گرام سونے کا ہار خاوند سے وصول ہو چکا ہے اور وہ مندرجہ بالا زیورات میں مذکور ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ریاض الرحیم سی الامۃ اے پی صابرہ گواہ انیق ریاض

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

بتاریخ ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت ومنظوری سے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے مبارک سال میں مجلس انصار اللہ بھارت کا سہ روزہ سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

جملہ مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔ اراکین مجالس ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اجتماع کا پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بذریعہ سرکلر کر بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اراکین مقابلہ جات کی تیاری بھی کر لیں۔ خلفاء کرام کے ارشادات کے مطابق سو فی صد مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(صدر اجتماع کمیٹی انصار اللہ بھارت ۲۰۰۸ء)

امتحان آئینہ صداقت

جملہ ناظمین، زعماء، عہدیداران مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین کے ارشاد کی تعمیل میں صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے جن کتب کا امتحان لیا جا رہا ہے اُن میں سے کتاب ''آئینہ صداقت'' کے امتحان کے لئے ماہ جون کا آخر مقرر ہے۔ سوالیہ پرچے مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جملہ ناظمین، زعماء، عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ اس کے مطابق مورخہ کو امتحان لے کر نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ یاد رہے کہ حضور انور کے خصوصی ارشاد کے مطابق سو فی صد اراکین کی شمولیت ضروری ہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال ۲۰۰۸ء

جملہ امراء کرام صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان، مبلغین ومعلمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۱۳ر جولائی ۲۰۰۸ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے امتحان کے لئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اس نصاب کے مطابق نومبائعین کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب ومستورات وبچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

چونکہ یہ سال بہت اہم ہے اور صد سالہ خلافت جوبلی کے جشن کا سال ہے۔ اس لئے خاص توجہ سے نومبائعین کا امتحان لیں۔ جزاکم اللہ۔ اس کے علاوہ ناخواندہ احباب کی بھی تیاری کروائیں۔ انہیں B گروپ میں شامل کر کے زبانی امتحان لیں۔ جزاکم اللہ (نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین)

نتیجہ انعامی مقالہ نظارت تعلیم

تعلیمی سال ۰۷-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انعامی مقالہ کا عنوان ''عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ، اس کی وجوہات، نقصانات اور اس مسئلہ کا حل'' "Global Warming (Increasing Temperature) its Main Causes Demarits and its Solution" دیا گیا تھا۔ تمام ہندوستان بھر سے صرف چھ مقالہ جات ہی موصول ہوئے تھے۔

درج ذیل افراد جماعت اوّل، دوئم، سوئم اور چہارم قرار پائے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور ان کے علم میں مزید وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱)......مکرم محمد ابراہیم سرور نائب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان......(اوّل)

(۲)......مکرم محمد لطیف صاحب قادیان......(دوئم)

(۳)......مکرم ریاض احمد صاحب ساندھن آگرہ......(سوئم)

(۴)......مکرم ابراہیم ایس طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان......(چہارم)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

۱- عزیزم طارق بشیر خادم ابن نصیر احمد خادم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور انور کی دُعاؤں سے فائنل امتحان بی ٹیک انجینئر میں ۸۷ فیصد نمبرات سے کامیابی عطا کی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ کا نواسہ اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم کا پوتا ہے۔ آگے مزید دینی دنیاوی ترقیات اور کامیابیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ عزیزم طارق بشیر نے اسی کامیابی کی خوشی میں ایک صد روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

۲- مکرمہ مبین بیگم صاحبہ بنت ظہور احمد صاحب چنتہ کنٹہ اللہ کے فضل سے M.B.B.S بمقام طلک چھٹن پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں۔ مبین بیگم کو اللہ تعالیٰ ہر شر دُکھ تکلیف سے اپنی حفظ وامان میں رکھے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر چنتہ کنٹہ)

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 24

بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

اس کے بعد حضور انور ان احباب جماعت کے پاس تشریف لے گئے جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے نعرے لگا رہے تھے اور خیر مقدمی کلمات بلند کر رہے تھے۔ حضور انور نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے سلام اور والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

استقبال کے لئے آنے والوں میں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، مبلغین کرام، ریجنل صدران، ڈاکٹر اور مرکزی اساتذہ، ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران اور بزرگ احباب ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

پھر غانا کی سرزمین پر اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والوں میں اہل غانا کے ساتھ امریکہ کینیڈا، انگلستان، جرمنی، سویڈن، ناروے، بلجیم اور ہالینڈ، پاکستان سے آئے ہوئے خوش نصیب احباب بھی ائرپورٹ پر اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔

غانا کی سرزمین آج دنیا بھر کے احمدیوں کا مرجع بنی ہوئی تھی۔ بورکینافاسو، آئیوری کوسٹ، نائیجر، گیمبیا، گنی بساؤ، لائبیریا، سیرالیون، یوگنڈا، تنزانیہ، برونڈی، کانگو کنشاسا اور کانگو برازاویل اور زیمبیا سے آئے ہوئے وفود بھی احباب جماعت غانا کی خوشیوں میں شریک تھے۔ کالے گورے، سرخ وسفید سبھی قطار در قطار ایک ہی صف میں کھڑے اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر تھے۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں حکومت غانا کی سرکردہ شخصیات مکرم طاہر ہیمنڈ صاحب نائب وزیر داخلہ غانا، مکرم مالک الحاجی حسن یعقوبو صاحب ممبر پارلیمنٹ، ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ وممبر افریقن پارلیمنٹ (یہ دونوں اللہ کے فضل سے احمدی ہیں)، ڈسٹرکٹ کمانڈر آف پولیس ائرپورٹ ایریا اور کمانڈر پولیس موبائل فورس کے VIP لاؤنج میں حضور انور کا استقبال کیا۔

پریس کانفرنس: VIP لاؤنج میں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ غانا کے نیشنل TV3، ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ بورکینافاسو اور آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے جرنلسٹ بھی موجود تھے۔ ان دونوں ممالک سے صحافی حضرات محض جلسہ سالانہ غانا صد سالہ خلافت جوبلی کی کوریج کے لئے آئے تھے۔

پریس کانفرنس کے آغاز میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے حضور انور کے دورہ غانا کے متعلق بتایا کہ یہ غانا کی خوش قسمتی ہے کہ خلافت جوبلی کے تعلق میں پہلا ایسا جلسہ جس میں حضور انور شرکت فرما رہے ہیں غانا میں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ذہن میں نہیں تھا کہ خلافت جوبلی کے جس پہلے جلسہ میں شامل ہوں گا وہ غانا میں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ ایسا پہلا جلسہ غانا میں ہوا ہے جس میں شرکت کر رہا ہوں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں مَیں نے اپنی Practical Life شروع کی۔

حضور انور نے پریس کے ایک نمائندے کی طرف سے دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کے تعلق میں ایک سوال پر فرمایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص یا گروہ امن کے خلاف حرکت کرتا ہے، امن کے خلاف کارروائی کرتا ہے تو وہ ہرگز اسلامی نہیں ہے۔ پھر حضور انور نے سب کو امن کے ساتھ رہنے اور تمام مذاہب کو آپس میں بھائی چارہ اور پیار ومحبت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ ترقی کا یہی ایک راستہ ہے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ اب اس خلافت پر سو سال گزر چکے ہیں اور ہم شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔

پریس کے ایک نمائندے کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی کتاب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنے والے امام مہدی کے بارہ میں جو پیشگوئیاں تھیں ان کے مطابق آنے والے کو ہم نے مان لیا ہے اور دوسرے لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

آٹھ بج کر پچپن منٹ پر یہ پریس کانفرنس ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو ایک بار پھر فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب جماعت مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ سے احمدیہ مشن ہاؤس اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ پولیس کی گاڑی نے Escort کیا۔ پولیس کے موٹر سائیکل بھی ساتھ تھے جو آگے راستہ صاف کرتے جاتے اور مختلف چوراہوں پر ٹریفک کو روکتے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ اکرا مشن ہاؤس پہنچے جہاں احباب کی کثیر تعداد نے اپنے آقا کا پُرجوش نعروں اور خیر مقدمی نغموں کے ساتھ استقبال کیا۔ خدام نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بارہ خدام لوائے احمدیت کی حفاظت پر مقرر تھے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران مسلسل نعرے لگائے جاتے رہے۔ ہر ایک خوشی ومسرت سے پھولا نہ سماتا تھا اور اپنی خوش بختی پر نازاں تھا کہ اسے ایک بار پھر پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

اس کے بعد خدام نے Tae Kwondo (مارشل آرٹس) کا مظاہرہ کیا جو حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کی بالکونی میں کھڑے ہو کر دیکھا۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ غانا کا نیشنل ہیڈ کوارٹر: جماعت احمدیہ کا نیشنل ہیڈکوارٹر OsuCrescent Street پر واقع ہے۔ اس کمپلیکس میں دو منزلہ وسیع وعریض مسجد ناصر ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی مشن ہاؤس، دفاتر، تینوں ذیلی تنظیموں کے دفاتر، رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤسز اور نمائش ہال و کانفرنس ہال وغیرہ موجود ہیں۔ اس کمپلیکس میں موجود رنگ برنگے پھولوں اور پھلدار پودوں سے مزین لانوں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔

یہ وہی غانا ہے اور یہ اسی غانا کی سرزمین ہے کہ جب 28 رفروری 1921ء کو قادیان سے روانہ ہونے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور پہلے مبلغ سلسلہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب سالٹ پانڈ پہنچے تھے تو ساحل سمندر پر صرف ایک آدمی اور وہ بھی غیر احمدی عبدالرحمٰن پیڈ رو صاحب موجود تھے اور ان کے علاوہ ایک سرکاری کارندہ انکوائری کی غرض سے ساحل پر موجود تھا۔

آج اُسی غانا کی سرزمین پر جب پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک قدم رکھے تو انتہائی مخلص، فدائی اور عشق سے سرشار سارے غانا میں پھیلے ہوئے لکھوکھہا احمدی اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے منتظر تھے اور اپنی نظریں اس راہ پر لگائے بیٹھے تھے جہاں پیارے آقا کے قدم پڑنے والے تھے اور دل اپنے محبوب امام کے عشق اور محبت میں سرشار ہیں اور ان کی ترسی ہوئی نگاہیں اپنے پیارے آقا سے اس عقیدت کا اظہار کرتی ہیں جو ان کے سینوں میں موجزن ہے۔ غانا کے یہ باشندے دنیا جن کے رنگ دیکھتی ہے لیکن اس سے بے خبر کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ان غلاموں کے چہرے نورانی ہیں۔ مرد اور عورتیں، بوڑھے اور بچے کیا سبھی خلافت احمدیہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کئے بیٹھے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا کی سرزمین سے سال 1921ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے والا پہلا احمدی "چیف مہدی آپا" لاکھوں میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اب انشاء اللہ کروڑوں میں داخل ہونے والا ہے۔ یہ تقدیر الٰہی ہے جو اس انقلابی دور میں جلد پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

16/اپریل 2008ء بروز بدھ: صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے امیر صاحب غانا سے بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کی بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب غانا نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ میں بھی مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور یہاں جماعتی سینٹر کے گیسٹ ہاؤسز اور رہائشی حصوں میں بھی مہمان ٹھہرے ہیں۔ اور مشن کے اس اردگرد علاقہ کے گیسٹ ہاؤسز میں بھی مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر کی بس مشن ہاؤس میں کھڑی تھی جو اس وقت مہمانوں کے لئے استعمال ہو رہی تھی۔ اس پر ایسارچر کی بجائے Ekumfi لکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ ایسارچر (Essarkuyir) کی بجائے Ekumfi کس وجہ سے لکھا ہے۔ امیر صاحب نے بتا کہ Ekumfi ضلع کا نام ہے اور اس سارے ضلع میں صرف ہمارا ہی سیکنڈری سکول ہے کوئی اور سکول نہیں ہے اس لئے صرف ضلع کا نام لکھا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ Tata کی بس ہے، کیسی بس ہے؟ امیر صاحب نے بتایا کہ ہندوستان کی ٹاٹا کمپنی کی ہے اور اچھی بس ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا: تبلیغ کے لئے بھی آپ نے ٹاٹا کمپنی کی پک اَپس خریدی تھیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ وہ میدان عمل میں کام کر رہی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

صدارتی محل میں خوش آمدید: سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا (Accra) میں ایوان صدر (Castle Osu) تشریف لے گئے جہاں صدر مملکت غانا جناب John Agyekum Kufor نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ صدر مملکت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو غانا آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ غانا آپ کا وطن ہے۔ آپ اپنے وطن میں ہی آئے ہیں۔

صدر مملکت نے بڑے واضح الفاظ میں پورے یقین کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کی ہمارے ملک کے لئے جو دعائیں ہیں وہ قبول ہو رہی ہیں اور ہم اپنے ملک میں ان دعاؤں کو قبول ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور ان کا پھل بھی دیکھ رہے ہیں۔

صدر مملکت نے طاہر ہیمنڈ صاحب کو (جو کہ نائب وزیر داخلہ ہیں اور اللہ کے فضل سے نہایت فدائی اور مخلص احمدی ہیں) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ طاہر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ گزشتہ دورہ کے دوران حضور انور نے فرمایا تھا کہ غانا کی زمین میں تیل ہے۔ یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور انور کی یہ دعا قبول ہوئی اور گزشتہ سال غانا سے تیل نکل آیا ہے۔

اس پر حضور انور نے صدر مملکت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب اس کا صحیح استعمال کریں اور دوسرے ممالک نے جو تجربات کئے ہیں اس سے سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔

صدر مملکت نے صحت اور تعلیم کے میدان میں جماعتی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ احمدیہ سکولز ملک کی بہترین خدمت کرنے والے سکول ہیں اور یہاں سے جو لوگ پڑھے ہیں وہ اعلیٰ عہدوں پر اچھا کام کر رہے ہیں۔ حکومت نے بعض احمدیہ سکولوں کو ٹرانسپورٹ (بس) بھی مہیا کی ہے۔ اس پر صدر نے کہا کہ اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے ان سکولوں کا حق ہے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری کرے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ صدر مملکت نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہمارے ملک کے لئے دعا کرتے رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے صدر مملکت غانا کو صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک خصوصی سووینئر تحفہ میں

عطا فرمایا جو کرسٹل کا بنا ہوا ہے اور China سے تیار کروایا گیا تھا۔ اس کے چاروں اطراف سونے (Gold) کی پتریاں لگی ہوئی ہیں اور اس پر صد سالہ خلافت جوبلی ، صدر مملکت غانا کا نام اور حضور انور ایدہ اللہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس کرسٹل کے لئے ایک مخصوص سٹینڈ تیار کیا گیا ہے۔ بجلی کے ساتھ یہ کرسٹل روشن ہو جاتا ہے اور بہت خوبصورت لگتا ہے۔ صدر مملکت نے باقاعدہ اسے روشن کر کے دیکھا اور بے حد پسند کیا اور کہا کہ میں اس تحفہ کو اپنے گھر میں رکھوں گا۔

صدر مملکت سے یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ایک بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوان صدر سے واپس جماعتی سینٹر تشریف لے آئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد ناصر تشریف لے جا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

سہ پہر حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پانچ بج کر چالیس منٹ پر اکرام مشن ہاؤس سے ''باغ احمد'' جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

باغ احمد: ''باغ احمد'' 1460 ایکڑ پر مشتمل یہ قطعہ زمین دارالحکومت اکرا (Accra) سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر Winneba شہر سے ملحقہ Pomadzi کے علاقہ میں اکرا سے آبی جان (آئیوری کوسٹ) جانے والی انٹرنیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔ یہاں مختلف پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے۔ ایک ڈیری فارم ہے جہاں 47 گائیوں پر مشتمل ریوڑ رکھا گیا ہے۔ ایک Ostrich Farm بھی یہاں بنایا گیا ہے جس میں تجرباتی طور پر پندرہ شتر مرغ (Ostrich) رکھے گئے ہیں۔ یہاں پھلدار درختوں میں آم کے سات صد اور اناناس کے 40 ہزار درخت لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ناریل اور مالٹے کے درخت بھی لگائے گئے ہیں۔

باغ احمد میں Timber کی مختلف 75 اقسام بھی زیر کاشت ہیں۔ مستقبل میں یہاں پولٹری فارم کھولنے کا بھی منصوبہ ہے۔

جب یہ زمین خریدی گئی تھی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس جگہ کو Established کرنے کے لئے جماعت غانا خود آگے آئے۔ یہ سننا تھا کہ جماعت کے افراد دیوانہ وار مالی قربانیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر اور احمدیہ سیکنڈری سکول پوسٹن اور جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء نے بے شمار وقار عمل کئے۔ خدام، انصار اور لجنہ نے ملک بھر کے احمدی احباب سے رابطہ کر کے باغ احمد کی ڈویلپمنٹ کے لئے مالی قربانی کی مہم شروع کی۔ احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور کثیر رقم اس کام کے لئے جمع ہونی شروع ہوئی۔ اس رقم کے ساتھ یہاں پانی اور بجلی کی فراہمی پر کام شروع ہوا۔ سڑکوں کی تعمیر شروع ہوئی اور عمارات تعمیر ہونے لگیں۔ احباب جماعت نے اس جگہ کی تیاری کے لئے ساٹھ لاکھ ڈالرز کے لگ بھگ مالی قربانی پیش کی۔

سڑکوں کا جال کچھ اس طرح بچھایا گیا ہے کہ احباب آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکیں۔ مین روڈ سے بھی باغ احمد تک ڈیڑھ کلومیٹر سڑک تعمیر کی گئی ہے۔

باغ احمد میں جلسہ سالانہ کا انعقاد پہلا تجربہ تھا۔ اس وسیع و عریض جگہ کا کچھ حصہ جلسہ کے انعقاد کے لئے مختص کیا گیا۔ وسیع پیمانے پر مردوں اور عورتوں کی الگ الگ رہائشگاہیں بنائی گئیں۔

باغ احمد ایک ایسی جگہ ہے جو کچھ عرصہ قبل ویران بیابان لگا کرتی تھی۔ احباب جماعت کی محنت اور اخلاص اور قربانی سے آج چھوٹا سا بسا یا ہوا خوبصورت شہر کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ ہر طرف بجلی کے قمقمے روشن ہیں اور ہزارہا لوگ انتہائی روح پرور ماحول میں یہاں بسیرا کر رہے ہیں۔

شام سات بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ ''باغ احمد'' پہنچے۔ جلسہ گاہ کے بیرونی گیٹ سے پہلے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے وہ 305 سائیکل سوار موجود تھے جو بورکینا فاسو سے قریباً ایک ہزار کلومیٹر کا لمبا سفر آٹھ دن میں طے کر کے غانا پہنچے تھے۔ ان سبھی خدام نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بیرونی دروازہ سے جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے بعد جو راستہ حضور انور ایدہ اللہ کی رہائشگاہ تک جاتا تھا اس کو دونوں اطراف سے بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اس راستہ سے گزرتے ہوئے حضور انور اپنی رہائشگاہ تک پہنچے۔

باغ احمد میں تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح: جماعت غانا نے اس قطعہ زمین میں دو نئے بہت خوبصورت گیسٹ ہاؤسز تعمیر کئے ہیں۔ ان کا نام حضور انور کی منظوری سے Centenary Khilafat Ahmadiyya Guest House رکھا گیا ہے۔ حضور انور نے ان دونوں گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح فرمایا اور دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ حضور انور نے ان گیسٹ ہاؤسز کا معائنہ بھی فرمایا اور ان کی عمدہ اور خوبصورت تعمیر پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ ''باغ احمد'' میں قیام کے دوران ان دونوں میں سے ایک گیسٹ ہاؤس کو حضور انور کی رہائشگاہ کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس گیسٹ ہاؤس کے ساتھ حضور کے لئے دفتر، پرائیویٹ سیکرٹری اور سٹاف کے لئے دفتر اور ملاقات کے لئے آنے والوں کے لئے ہال وغیرہ بنائے گئے ہیں اور ہر طرح کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

گیسٹ ہاؤسز کے افتتاح اور دعا کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ 1460 ایکڑ کے اس وسیع و عریض رقبہ میں سے ایک بڑے حصہ کو جلسہ گاہ کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک علیحدہ جگہ تیار کی گئی ہے اور جلسہ کے پروگراموں کے لئے علیحدہ شامیانے لگائے گئے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے آٹھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بذریعہ کار اس جگہ کے لئے روانہ ہوئے جو نمازوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر تھا۔ حدنگاہ تک نمازی ہی نمازی نظر آتے تھے۔ ایک بہت بڑی تعداد خواتین کی تھی جو اس قطعہ زمین پر اپنے آقا کے ساتھ پہلی نماز میں اللہ کے حضور سجدہ ریز تھیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب غانا سے احباب کے لئے رہائشی انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے مختلف جگہوں کے بارہ میں بتایا جو رہائش کے لئے تیار کی گئی تھیں۔

شمع اپنے پروانوں کے ہجوم میں: جونہی حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف جو قریباً ڈیڑھ فرلانگ ہے حضور انور کے عشاق پروانوں کی طرح اپنی شمع پر امڈ آئے۔ ہر طرف ایک ہجوم تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ عورتیں، مرد، بچے بوڑھے سب خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے اور استقبالیہ نغمے الاپ رہے تھے۔ قابل دید منظر تھا لیکن ناقابل بیان۔ ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عورتیں بھاگتے ہوئے جگہ تلاش کرتی ہیں کہ کہیں قدم رکھنے کی جگہ مل جائے اور اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔ خدام اپنے مخصوص لباس شرٹ اور سیاہ پتلون میں ملبوس، گلوں میں خدام کے رومال ڈالے اور سروں پر اپنی مخصوص سفید دھاری والی سیاہ ٹوپی پہنے سینکڑوں کی تعداد میں چاک و چوبند ڈیوٹی پر موجود تھے۔ اور حضور انور کی کار اور راستہ کے دونوں طرف مسلسل ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ حضور انور کی گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ ایک طرف حضور انور اپنے عشاق کو دیکھ رہے تھے تو دوسری طرف عشاق کی نظریں مسلسل حضور انور کے پرنور چہرہ پر مرکوز تھیں اور ہر ایک اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔ یہ پیاسے لوگ آج سیراب ہو رہے تھے اور ان کی ترسی نگاہوں کو تراوت نصیب ہو رہی تھی۔ یہ روح پرور، ایمان افروز منظر اور ماحول حضور انور کی رہائشگاہ تک جاری رہا۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ رہائشگاہ میں داخل ہوئی۔ حضور انور نے امیر صاحب غانا سے اگلے دن کے پروگرام کے تعلق میں دریافت فرمایا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17 / اپریل 2008ء بروز جمعرات: صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں کے لئے مخصوص کی گئی جگہ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور کی اقتداء میں ہزارہا افراد مرد و خواتین نے نماز ادا کی۔

جلسہ گاہ اور باغ احمد کا معائنہ: بعد ازاں حضور انور نے جلسہ گاہ اور باغ احمد کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ جب حضور انور لجنہ کی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں موجود خواتین اور بچیاں خوشی سے جھوم اٹھیں اور استقبالیہ نغمے پڑھنے شروع کر دئے۔ خوشی سے ان کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس قدر شور تھا کہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کا پیارا آقا صبح سویرے جب کہ ابھی سورج نے بھی اپنا چہرہ نہیں دکھایا تھا ان کے درمیان موجود ہوگا۔ یہ خواتین حضور انور کی طرف دیوانہ وار لپک رہی تھیں اور ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ حضور انور ان کے درمیان سے ہوتے ہوئے اُس حصہ کی طرف تشریف لے آئے جہاں کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چولہے جل رہے تھے، کہیں کھانا پک رہا تھا تو کہیں برتن صاف ہو رہے تھے۔ کہیں آگ جلائی جا رہی تھی تو کہیں آگ کی شدت کم کی جا رہی تھی۔ حضور انور ان کے چولہوں، پکتے ہوئے کھانوں اور برتنوں کے درمیان سے جگہ اور راستہ بناتے ہوئے گزر رہے تھے۔ ایک عجیب سماں تھا۔ ایک عجیب نظارہ تھا جو ان خوش نصیبوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پھر حضور انور مردوں کی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس جگہ کا معائنہ فرمایا جہاں کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مردانہ لنگر خانہ بھی دیکھا۔ ہر طرف نعروں کا شور برپا تھا۔ آج ''باغ احمد'' میں آبسنے والے یہ مکین اپنی خوش بختی پر نازاں تھے۔ اور لمحہ لمحہ قدم قدم یہ برکتیں لوٹ رہے تھے۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔

حضور انور نے جلسہ کے لئے تیار کئے گئے بعض دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ڈیری فارم پر بھی تشریف لے گئے جہاں گائیں رکھی گئی ہیں۔ اور اس فارم کے نگران سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ یہاں پولٹری فارم کے لئے 24 شیڈ بھی موجود ہیں۔ حضور انور نے ایک شیڈ کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے ایک جگہ پر بورکینا فاسو سے سائیکلوں پر آنے والے 305 خدام کھڑے تھے جو 1600 کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے جلسہ میں شرکت کے لئے غانا پہنچے تھے۔ حضور انور ان کے قریب پہنچ کر گاڑی سے اتر آئے اور ان میں سے ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا۔ ان خدام کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ سات دن کے طویل اور انتہائی کٹھن سفر کی تھکاوٹ پل بھر میں دور ہو گئی اور ان میں نئی جان آ گئی۔ ہر ایک بے حد خوش تھا۔ ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارکباد دیتے تھے۔ حضور انور سے مصافحہ کے بعد اپنے ہاتھ چومتے اور بعض اپنے جسم پر پھیرتے اور ان برکتوں کے مزے لوٹتے۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

باغ احمد کے مختلف مقامات اور انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور صبح سات بجے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ اس دوران 17 / اپریل کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ غانا کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔ آج غانا کی سرزمین پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے ایک ایسے جلسہ کا آغاز ہو رہا تھا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے اور یہ کسی بھی ملک میں پہلا ایسا جلسہ ہے

جس میں حضور انور شامل ہو رہے ہیں۔

MTA کے ذریعہ اس جلسہ کا پروگرام Live ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا اور دنیا بھر کے احمدی احباب کی نظریں غانا کے اس تاریخی جلسہ پر لگی ہوئی تھیں۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے لئے روانگی، صدر مملکت غانا کی آمد۔ لوائے احمدیت اور غانا کے قومی پرچم لہرانے کی تقریب

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ خدام یہاں کی روایتی چھتری (Ahenfo Kyinya) جو صرف بادشاہ یا پیراماؤنٹ چیف استعمال کرتے ہیں لئے باہر کھڑے تھے اور اپنے آقا کو اس چھتری تلے جلسہ گاہ تک لے کر گئے۔

دس بج کر بیس منٹ پر صدر مملکت غانا جناب John Agye Kum Kufor صاحب باغ احمد کے وسیع کمپلیکس میں اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ مع اپنے عمائدین تشریف لائے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ غانا نے حضور انور اور صدر مملکت غانا کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

سرزمین غانا پر احمدیت کی ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی تھی اور آئندہ آنے والے عظیم الشان انقلاب اور احمدیت کے غلبہ کی طرف قدم اٹھ رہے تھے۔ ایک طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا پرچم ''لوائے احمدیت'' لہرا رہے تھے تو دوسری طرف صدر مملکت غانا کا قومی پرچم لہرا رہے تھے۔ دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے اپنی زندگیوں میں یہ نظارہ پہلی بار دیکھا کہ حضور انور کے ساتھ کسی ملک کا صدر اپنا قومی پرچم لہرا رہا ہو۔ ان لمحات میں جلسہ گاہ والہانہ نعروں سے گونج رہی تھی۔ نعرہ ہائے تکبیر ہر طرف بلند ہو رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس: ساڑھے دس بجے حضور انور اور صدر مملکت غانا سٹیج کے خصوصی، خوبصورت اور رنگین شامیانہ کے نیچے نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد اور خلافت احمدیہ زندہ باد کی فلک بوس آوازیں تھمنے میں نہ آ رہی تھیں۔ یقیناً اس وقت ایم ٹی اے پر بیٹھے ہوئے دنیا بھر کے احمدیوں کی زبانیں حمد الٰہی سے تر ہو رہی ہوں گی اور روحیں آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہوں گی۔ بہت سے دل خدا کا شکر ادا کر رہے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں یہ تاریخی دن دیکھنے نصیب کئے جن کی انتظار میں ہزاروں لوگ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ساڑھے دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ امیر جماعت احمدیہ غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے چند تعارفی جملوں کے بعد آنریبل الحاج الحسن بن صالح چیئرمین ایجوکیشنل بورڈ اور ممبر آف کونسل آف سٹیٹ کو دعوت دی کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو Conduct کریں۔

الحاج حسن صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے کہا کہ غانا کے لوگ گواہ ہیں کہ ماضی قریب میں غانا میں ہونے والی اہم حکومتی تقریبات جن میں خاص طور پر غانا کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ قابل ذکر ہے ان میں سے کوئی بھی تقریب وقار اور وسعت میں آج کی اس تقریب کا پاسنگ بھی نہیں ہے۔

بعد ازاں حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب نائب امیر غانا نے آیت استخلاف پر مشتمل آیات کی تلاوت کی اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد سید مشہود احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ غانا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ ''اِنِّیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْآلَاءِ'' خوش الحانی سے پڑھا۔

الحاج الحسن صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صدر مملکت غانا اور امیر صاحب غانا عبدالوہاب بن آدم کا تفصیلی تعارف کروایا۔ پھر ان تعارفی کلمات کے بعد امیر صاحب غانا نے تمام شرکاء، عمائدین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ صد سالہ جوبلی کی ان تقریبات سے باہم تعاون اور امن کی زیادہ بہتر فضا قائم ہو۔ اور یہ فضا افریقہ اور پھر دنیا بھر پر محیط ہو جائے۔

بعد ازاں نوجوانوں نے اھلاً وسہلاً و مرحبا کے عنوان سے ایک پُر سرور گیت پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق عمائدین اور مذہبی رہنماؤں کو صد سالہ جوبلی کے موقع پر مبارکباد کے پیغام پڑھ کر سنانے کا موقع دیا گیا۔ ان رہنماؤں میں سے سب سے پہلے غانا کے چیف امام ڈائس پر تشریف لائے اور مبارکباد کا پیغام دیا۔ بعد ازاں کیتھولک چرچ کے اکلوتے کارڈینل نے تشریف لا کر مبارکباد پیش کی۔ پھر بہائی رہنما نے بھی مبارکباد کے جذبات کا اظہار کیا۔ آخر پر اکان (Akan) قبیلہ کے چیف روایتی انداز میں سٹیج پر تشریف لائے اور "Love for all Hatred for None" کے Moto کا تعریفی ذکر کیا اور صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کی مبارکباد پیش کی۔

اس پروگرام کو Conduct کرنے والے نہایت ہی مخلص اور احمدی فدائی بزرگ الحاجی الحسن نے برملا کہا کہ چیف امام نے قرآنی آیت کی تلاوت کی ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایک ہی قرآن ہے اور جو قرآن کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں تو پھر دنیائے عرب اور اسلامی دنیا میں اختلافات کیوں ہیں۔ غلط پراپیگنڈہ ہے جو احمدیوں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

بعد ازاں غانین کے روایتی انداز میں تمام شرکاء جلسہ نے نوجوانوں کے ساتھ مل کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد کا پُر کیف سماں باندھ دیا۔ بارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور کے تاریخی خطاب کا آغاز ہوا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ ڈائس پر پہنچے جلسہ گاہ ایک بار پھر نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

فضائل قرآن مجید

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ۔۔۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ۔۔۔ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں ۔۔۔ نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز ۔۔۔ اگر لولوئے عماں ہے۔ وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو ۔۔۔ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
ملائک جسکی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی ۔۔۔ سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز ۔۔۔ تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے
اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا ۔۔۔ تو پھر کیوں اسقدر دِل میں تمہارے شرک پنہاں ہے
یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے ۔۔۔ خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

اعلانات نکاح

۱- مورخہ ۲۴؍اپریل ۲۰۰۸ء کو مسجد احمدیہ فضل عمر چنتہ کنٹہ میں خاکسار نے مکرمہ آصفہ بیگم بنت مکرم نذیر احمد صاحب طاہر کا نکاح ہمراہ مکرم انیس احمد صاحب ولد مکرم محمد نظام الدین صاحب مبلغ 11025 روپے حق مہر پر۔ (اعانت بدر ۱۵۰ روپے)

۲- مورخہ ۲۷؍اپریل ۲۰۰۸ء کو مسجد احمدیہ فضل عمر میں خاکسار نے مکرم بشیر احمد صاحب طاہر ابن نذیر احمد صاحب طاہر کا نکاح ہمراہ عائشہ نسرین صاحبہ بنت رسول احمد صاحب ساکن امر چنتہ مبلغ 11050 روپے حق مہر پر پڑھا۔ بعدہٗ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ (اعانت بدر ۱۵۰ روپے)

۳- مورخہ ۳۰؍اپریل کو مسجد احمدیہ فضل عمر چنتہ کنٹہ میں مکرم مولوی غلام احمد سمیر صاحب مبلغ ظہیر آباد نے مکرم محبوب علی صاحب ساکن کنڈور ضلع ورنگل کا نکاح ہمراہ مکرمہ خالدہ افروز بنت مکرم الطاف احمد صاحب ساکن ظہیر آباد مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر ۵۰۰ روپے)

۴- مورخہ ۹؍مئی بمقام یادگیر مکرم ہدایت اللہ صاحب ابن مکرم ایم اے حفیظ صاحب ساکن ملے پلی حیدر آباد کا نکاح مکرمہ بانو بنت مکرم اکرم احمد صاحب مبلغ ۲۵۱۲۱ روپے حق مہر مقامی مبلغ صاحب نے پڑھا۔ (اعانت بدر ۵۰۰ روپے)

۵- مورخہ یکم مئی ۲۰۰۸ء کو مسجد احمدیہ فضل عمر چنتہ کنٹہ میں خاکسار نے عزیزہ آصفہ بیگم بنت مکرم محمود احمد بابو صاحب کا نکاح مکرم معراج احمد صاحب ابن مکرم محبوب احمد تالاب کٹہ حیدر آباد کے ساتھ بعوض ۳۰۵۵۱ روپے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے)

اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اللہ الیس عبدہ بکاف

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074

(M) 98147-58900

E-mail jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

میڈیکل کالج فیصل آباد میں زیر تعلیم ۲۳ احمدی طلباء و طالبات کو نکال دیا گیا
پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی کی مثال

پاکستان کے پنجاب میڈیکل کالج فیصلہ آباد میں زیر تعلیم ۲۳ احمدی طلباء و طالبات کو کالج سے اس بناء پر نکال دیا گیا کہ وہ احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میڈیکل کالج کے پرنسپل نے مسلم طلباء کی تنظیم اسلامی جمعیت الطلباء کے فرمان پر ان ۲۳ احمدی طلباء و طالبات کو جو کالج میں زیر تعلیم تھے کالج سے نکالنے کے غیر منصفانہ و ظالمانہ نوٹس جاری کئے ہیں۔ واضح رہے کہ کسی بھی طالب علم کو مذہب کی بنیاد پر تعلیم سے انکار کرنا ایک انتہائی ظالمانہ قدم ہے جس سے ایک طرف انسانی حقوق کی پامالی ہوئی ہے تو دوسری طرف ان کے مستقبل پر ایک سوالیہ نشان کھڑا ہو گیا ہے۔ جس پر دنیا کے ۱۹۰ ممالک میں پھیلے احمدیوں کے لئے تشویش کا باعث بنا ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جس نے حال ہی میں یو این او کی انسانی حقوق کے تحفظ کی یاددہانی کا عہد کیا ہے۔ اس لئے پاکستان کے تعلیمی اداروں کو اقلیتوں سمیت تمام شہریوں کے لئے تعلیم اور دیگر سہولیات فراہم کرانا ان کے فرائض میں شامل ہے۔ واضح رہے کہ ۱۹۷۳ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں ان پر کلمہ پڑھنے، سلام کہنے، اذان دینے اور دیگر اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر کئی احمدیوں پر مقدمے بنا کر پاکستان کے طول و عرض میں احمدیوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا تھا اور اب تک احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔

انڈونیشیا میں احمدیوں پر پابندی لگانے کے لئے مظاہرہ

جکارتہ: مورخہ ۹ر جون کو ایک ہزار کٹر پنتھی انڈونیشی مسلمانوں نے ایوان صدر کے باہر مظاہرہ کیا اور صدر سے مانگ کی کہ وہ احمدیہ فرقہ پر پابندی لگائے جسے کہ مسلمان انحراف پسند قرار دیتے ہیں۔ صدر سسلو دمبانگ یدونو کو احمدیہ فرقہ کے بارے میں فیصلہ کرنا ہے جس کے بارے میں حکومت کی طرف سے قائم کردہ ٹیم نے یہ سفارش کی ہے کہ احمدیوں پر پابندی لگائی جائے کیونکہ وہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے انحراف کر کے تعلیمات دیتے ہیں۔ احمدیہ حضرت محمد ﷺ کو اسلام کا آخری پیغمبر نہیں مانتے اور ان کا کہنا ہے کہ ان کا بانی بھی پیغمبر اور مسیحا ہے۔ احمدیوں کے بارے میں انڈونیشی علماء کی کونسل میں گرما گرم بحث ہوتی آئی ہے۔ احتجاج کرنے والوں نے جو کہ اپنے آپ کو احمدیہ فرقہ پر پابندی لگانے کے لئے یونائیٹڈ مسلم ایکشن کمیٹی قرار دیتے ہیں یہ نعرے لگائے کہ احمدیہ فرقہ پر پابندی لگائی جائے۔ مسلم فرنٹ کے ایک لیڈر عبدالرحمان نے کہا ہے کہ یہ ہماری لڑائی کی شروعات ہے اور ہم احمدیہ فرقہ پر پابندی لگانے کے لئے مرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ ایک مقرر نے تمام مسلمانوں سے کہا کہ وہ متحد ہو کر پابندی لگانے کی حمایت کریں۔ اس نے کہا کہ صرف ایک ہی لفظ ہے وہ یہ کہ احمدیوں پر پابندی لگائی جائے۔ تازہ پروٹسٹ، ایف ٹی آئی کے ممبروں پر حملے کے بعد کیا گیا ہے۔ اعتدال پسند مسلمانوں نے اس تحریک پر نکتہ چینی کی ہے۔ انڈونیشیا میں مذہبی معاملات پر تشدد بڑھا ہے۔ (ہند سماچار ۱۰ر جون ۲۰۰۸ء)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے افراد کے حقوق سلب
حکومت نے احمدیوں کو مذہبی عبادت ادا کرنے سے روک دیا

انڈونیشیا کے سٹیٹ صدر سوسیلو یودھویونو نے فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنی مذہبی عبادتوں کو ترک کر دیں۔ بصورت دیگر ان کو جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ حکومت کا یہ فیصلہ انسانی حقوق کے ضمیر کی آزادی کو ختم کرتا ہے اور حکومت انڈونیشیا حقوق انسانی کا جو قانون رائج ہے اس کے برخلاف ہے۔ گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے افراد پر حملے کئے گئے، ان کو گھروں سے نکالا گیا۔ حکومت کا یہ فیصلہ اس ملک میں رہنے والے امن پسند جماعت کے افراد سے تشدد اور ظلم کو بڑھاوا دینے والا ثابت ہوگا۔

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد رومن کیتھولکس سے بڑھ گئی
19.2 فیصد مسلمان 17.4 فیصد کیتھولک ہیں۔ ویٹکن کی رپورٹ

ویٹکن کا کہنا ہے کہ گو دنیا میں عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے مگر فرقہ کے اعتبار سے دیکھیں تو کیتھولک اب مسلمانوں سے کم ہو گئے ہیں۔ ویٹکن نے ۲۰۰۸ء کی جو فہرست جاری کی ہے اس کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی آبادی میں 19.2 فیصد مسلمان اور 17.4 فیصد کیتھولک ہیں۔ ایر بک ترتیب دینے والے مونسگیو وٹور یفور مینٹی نے کہا ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم سرفہرست نہیں رہے ہیں۔ مسلمانوں نے ہماری جگہ لے لی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ تمام عیسائی گروپوں یعنی آرتھوڈیکس چرچ، اینگلیکن اور پروٹسٹنٹوں کو ایک سمجھا جائے تو آج بھی عیسائی دنیا کی آبادی کا ایک تہائی ہوگا یعنی ۲ ارب ہیں۔ ویٹکن نے حال ہی میں کہا تھا کہ دنیا میں کیتھولکوں کی تعداد 1.13 ارب ہے۔ اس نے مسلمانوں کی تعداد نہیں بتائی ہے مگر عام خیال ہے کہ ان کی تعداد 1.3 ارب کے قریب ہے۔ فورمینٹی نے ایک انٹرویو میں کہا، گو عام آبادی میں کیتھولک فرقہ کا تناسب مستحکم ہے مگر مسلم آبادی کے اعداد و شمار ہر ملک جاری کرتا ہے اور اقوام متحدہ انہیں یکجا کرتی ہے۔ ویٹکن صرف اپنے اعداد و شمار رکھتی ہے۔

دنیا میں غذائی بحران کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی وارننگ
خوراک کی قلت اور قیمتوں میں اضافہ سے حالات نازک
ساڑھے آٹھ کروڑ افراد بھوک کا شکار ہو سکتے ہیں

گزشتہ کچھ عرصہ سے دنیا کے اکثر ملکوں میں خوراک کی قلت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق کئی ملکوں میں اکثر خاندان اپنی کل آمدنی تین چوتھائی سے زیادہ اپنی خوراک پر خرچ کر رہے ہیں۔ مشرقی وسطیٰ میں لوگوں کو روٹی کے حصول میں دشواری کا سامنا ہے۔ بنگلہ دیش میں حکومت نے چاولوں کی قلت کے باعث لوگوں کو آلو کھانے کا مشورہ دیا ہے۔ خوراک کی کمی اور مہنگائی کے خلاف کئی ملکوں میں مظاہرے اور لوٹ مار کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ خوراک کی قلت کی ایک بڑی وجہ بائیو ایندھن ہے۔ امریکہ کچھ عرصہ سے ایسی فصلیں اگانے پر زور دے رہا ہے جن سے بائیو ایندھن تیار کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں کاشت کاروں کو مراعات دی جا رہی ہیں۔ امریکہ اور کئی دوسرے ملکوں میں کاشت کار اب غذائی اجناس کی بجائے بائیو ایندھن کے لئے فصلیں اُگا رہے ہیں۔ خوراک کے عالمی ادارے کا کہنا ہے کہ خوراک کی کمی کی ایک اور وجہ موسمی حالات بھی ہیں۔ آسٹریلیا میں خشک سالی کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں شدید کمی ہوئی ہے۔ اسی طرح ویتنام اور بھارت نے بھی چاول کی فصل خراب ہونے کے باعث اس کی برآمد روک دی ہے۔ خوراک کے عالمی ادارے کے گریگ بیرو اس صورت حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ تیل اور کھانے پینے کی چزوں کی قیمتوں میں اضافہ اور چین اور بھارت کی معاشی ترقی ہے۔ اس مسئلے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ جن زمینوں پر پہلے غذائی اجناس اگائی جاتی تھیں اب وہاں بائیو ایندھن کی فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں۔ زرعی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر امریکی حکومت بائیو ایندھن کی فصلیں زیادہ اُگانے کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے تو اس سے خوراک کی قیمتوں میں کمی لائی جا سکتی ہے مگر انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نکولس منات کا کہنا ہے کہ خوراک کی قلت کی ذمہ داری ڈالر کی گرتی ہوئی قیمت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس قلت کی کئی وجوہات ہیں مثلاً آسٹریلیا میں خشک سالی کے باعث گندم کی پیداوار میں کمی ہوئی اور عالمی مارکیٹ میں ایکسپورٹرز نے قیمتوں میں اضافہ کی خاطر اپنی برآمدات محدود کر دیں۔ یوکرین نے اپنی گندم کی ایکسپورٹ اور ویتنام اور بھارت نے چاول کی برآمد پر پابندی لگا دی ہے۔ ان سب عوامل نے مل کر عالمی منڈی میں غذائی اجناس کی قلت پیدا کر دی ہے۔ ماہرین کو خدشہ ہے کہ خوراک کے موجودہ بحران سے ساڑھے آٹھ کروڑ افراد بھوک کا شکار ہو سکتے ہیں۔ عالمی ادارہ خوراک کی ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ دنیا کی بے بسی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سرحدوں کی قید سے آزاد سونامی طرز کا ایک خاموش طوفان اُٹھ رہا ہے۔ کسی کو خبر نہیں کہ وہ کس تباہی کا نشانہ بننے جا رہے ہیں۔ خوراک کے عالمی ادارے نے خوراک کے امدادی پروگرام کے لئے فوری طور پر ۷۵ کروڑ ڈالر سے زیادہ کی اپیل کی ہے۔ ادارے نے عالمی رہنماؤں سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ اجناس اُگانے کے لئے ترقی پذیر ملکوں میں کاشت کاروں کی مدد کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر عالمی برادری نے فوری اقدامات نہ کئے تو تباہ کن نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیمتوں میں اضافہ جاری رہ سکتا ہے۔ اور اگر امدادی بجٹ کو نہ بڑھایا گیا تو ہمیں قحط کی سی صورت حال کا سامنا ہو سکتا ہے۔ گندم کی نئی فصل کی آمد کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں قدرے کمی دکھائی دے رہی ہے۔ مگر چاول کی قیمت جو دنیا کی نصف آبادی کی بنیادی غذا ہے پچھلے سال کی نسبت دوگنی ہو چکی ہے۔ (ہند سماچار جالندھر)

ذیابیطس پیدا کرنے والی ۶ مزید جینز کی دریافت

امریکی اور یوروپی سائنس دانوں نے چھ مزید ایسی جینوں کا پتہ لگایا ہے کہ جس کی وجہ سے لوگوں کو ٹائپ ۲ ذیابیطس ہو سکتی ہے۔ اس سے اس بیماری سے بچاؤ اور علاج میں مدد ملے گی۔ اس طرح اب اس بیماری سے وابستہ کل ۱۶ جینوں کا پتہ لگ چکا ہے۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ لوگوں کو ٹائپ ۲ ذیابیطس ہونے سے بلڈ شوگر پر کنٹرول کرنے والے حیاتیاتی نظام کیسے بگڑ جاتا ہے۔ اس نئی دریافت سے آگے چل کر علاج میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ ذیابیطس سے خون میں شکر بہت زیادہ بڑھ سکتی ہے جس سے آنکھوں، گردوں اور اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے اور اس سے عارضہ قلب، فالج ہو سکتا ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹنے کی بھی نوبت آ جاتی ہے۔ ٹائپ ۲ ذیابیطس موٹاپے اور جسمانی کسرت کم ہونے سے ہوتی ہے۔ دنیا میں ۱۸ کروڑ لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں۔ جن نئی جینز کا پتہ لگا ہے وہ لبلبہ میں انسولین پیدا کرنے والے خلیوں کی تعداد کو ٹھیک رکھنے کا کام کرتے ہیں۔

اس جلسہ سے مدعا اور مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعت کو حقیقی تقویٰ حاصل ہو اور ان کے دل آخرت کی طرف مائل ہو جائیں

تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بہتر کرنے ہونگے۔ تبھی ہم ایک بہترین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ رجون ۲۰۰۸ء بمقام امریکہ برموقعہ جلسہ سالانہ امریکہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ جلسہ سالانہ امریکہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ایک عرصہ سے جماعت کی اور میری خواہش تھی کہ میں یہاں آؤں اور براہ راست جلسہ میں شمولیت کروں۔ یہ جلسہ سالانہ جو ہم دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا انعقاد اللہ سے علم پاکر فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا حامل یہ وہ جلسہ ہے جو آپ نے قادیان کی بستی میں اللہ کے حکم سے شروع فرمایا تھا۔ جس میں پہلے جلسہ کی حاضری صرف ۷۵ افراد پر مشتمل تھی لیکن وہ لوگ مسیح محمدی کے تربیت یافتہ تھے جن کا خدا سے ایک خاص تعلق قائم ہو چکا تھا۔ ایمان اور ایقان میں بڑھے ہوئے لوگ تھے۔ وہ پہلا جلسہ جو مسیح موعود کے عاشقوں نے اپنے محبوب کے ارد گرد جمع ہو کر ایک مسجد میں منعقد کیا تھا وہ لوگ اس وقت بھی اس یقین پر قائم ہو نگے کہ یہ جلسہ مسجد سے نکل کر میدانوں میں پھیلنے والا ہے اور پھر قادیان کے میدان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک کے میدانوں میں پھیلنے والا ہے۔ جس کے لئے کئی ایکڑ رقبوں کی ضرورت پڑے گی چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں ایکڑ رقبے اس جلسہ کے لئے خرید رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے بھی اس غرض کے لئے ۲۲ ایکڑ پر مشتمل ایک رقبہ خریدا تھا اور اس پر ایک خوبصورت مسجد بنائی ہے لیکن اب وہ جگہ بھی تنگ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اس کرایہ کی جگہ پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ بھی اس غرض کے لئے اب بڑے رقبہ کی تلاش میں ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ باتیں بتاتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے وعدے فرمائے تھے وہ سچے تھے۔ یہی امریکہ جہاں پہلے مبلغ بھیجے گئے تھے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا تھا، تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ روکیں دور کر دیں اور اب آپ جلسہ گاہ کے لئے سو دو ایکڑ زمین خریدنے کی باتیں کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا مقصد زمین خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والی جماعت کو مضبوط کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں کی ایسی جماعت جو اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والی ہو وہ جماعت جس کی راتیں تقویٰ سے اور دن خدا کے خوف سے بسر ہوتے ہوں۔ پس یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر نیک اعمال کے بغیر آپ عافیت کے حصار میں نہیں آسکتے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اور جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے دوری ہو رہی ہے۔ پہلے سے بڑھ کر توجہ دینی ہوگی۔ ہر ماں باپ کو پہلے سے بڑھ کر اپنے بچوں کی اصلاح کی فکر کرنی ہوگی تا کہ وہ خود اور ان کے بچے اس عافیت کے حصار میں داخل رہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس جلسہ سے مدعا اور مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعت کو حقیقی تقویٰ حاصل ہو اور ان کے دل آخرت کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا ترسی، نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں اور تواضع اور خاکساری ان میں پیدا ہو۔ یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے اور اس کی جماعت کو بار بار نصیحت کی جاتی ہے اور یہی کام خلافت کا ہے تا کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" یعنی جو لوگ ہمیں حاصل کرنے کے لئے جہاد کرینگے تو ہم ضرور انہیں اپنے حصول کے راستے دکھائیں گے۔ پس تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ نفس امارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں کس معیار میں دیکھنا چاہتے تھے اس تعلق میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے سختی کرے تو وہ اس سے سختی سے نہ پیش آئے بلکہ وہ نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دُعائیں کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت امریکہ کو دردِ دل سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: امریکہ میں بسنے والے چاہے پاکستانی ہوں یا ہندوستان کے رہنے والے یا ایفرو امریکن یا سفید فام امریکن، ان سب کو نہایت محبت کے جزبہ کے ساتھ اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر اگر ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوگی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے مقصد سے دور ہٹ رہے ہیں۔ تبلیغ کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بہتر کرنے ہونگے۔ تبھی ہم ایک بہترین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔ آخر پر حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کا ایک اقتباس پیش کیا۔

پھر فرمایا: اگر تقویٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پس تقویٰ میں ترقی کریں حضور انور نے عہدیداران جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ خدمت کے لئے ہیں خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔ لیکن اگر بعض اگر جماعت کے لئے بالکل وقت نہیں دے سکتے تو بہتر ہے کہ وہ معذرت کر دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکن احمدی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یہاں پر معاشرے میں ایک اور بات فکر پیدا کرنے والی ہے اور وہ ہے شادیوں کے بعد ان کا ٹوٹ جانا۔ فرمایا: ہمیشہ اگر دین کو مد نظر رکھ کر شادیاں ہونگی تو کامیاب ہونگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضور علیہ السلام نے جماعت سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

☆☆☆☆☆

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ رجون ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ ۴ رجون کو لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص دیندار، تقویٰ شعار اور خدمت گزار انسان تھے۔ آپ یو کے جماعت کی ضیافت کی ٹیم کے ساتھ مختلف جماعتی فنکشنز میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

آسام و میگھالیہ میں ذیلی تنظیموں کا اجتماع

سالانہ اجتماع مجالس آسام و میگھالیہ مورخہ ۱۶ اپریل کو ابھے پوری آسام میں منعقد ہوا۔ جن میں ۲۲ مجالس کے ۱۰۰ انصار اور خدام و اطفال کو شامل کر کے لگ بھگ ۲۰۰ افراد نے شرکت کی۔ الحمد للہ کہ خلافت جوبلی کے سال میں یہ اجتماع شہر میں منعقد ہوا۔ جس میں بعض غیر احمدی افراد پنڈال کے باہر اور اندر آکر بھی پروگرام دیکھتے اور سنتے رہے۔ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ بعدہٗ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ آنے والے انصار بھائیوں کو انعامات دیئے گئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب صوبائی بنگال و آسام نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق، خلافت سے وابستگی اور وصیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کرائی۔ (امان علی سرکل انچارج و نائب امیر آسام)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 26June,3rd July 2008 | Issue No. 26-27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا غانا میں ورود مسعود۔ ائیرپورٹ پر ہزارہا افراد کا والہانہ استقبال

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ خلافت جوبلی کے جس پہلے جلسہ میں مَیں شامل ہوں گا وہ غانا میں ہو رہا ہے۔ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص یا گروہ امن کے خلاف حرکت کرتا ہے تو وہ ہرگز اسلامی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافت کے سلسلہ پر سو سال پورا ہونے پر ہم شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔
(VIP لاؤنج میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس)

اکرا مشن ہاؤس میں آمد۔ پُرجوش نعروں و خیر مقدمی نغموں سے استقبال۔ خدام الاحمدیہ کا گارڈ آف آنر اور مارشل آرٹس کا مظاہرہ۔ صدر مملکت گھانا کی طرف سے صدارتی محل میں خوش آمدید، جماعتی خدمات پر خراج تحسین اور ملکی ترقی کے لئے دعا کی درخواست۔

اکرا سے 60 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت کے نوخرید کردہ 'باغ احمد' میں حضور انور کی آمد۔ دو نو تعمیر کردہ گیسٹ ہاؤسز کا افتتاح۔ احباب جماعت کی طرف سے حضور کے بے مثال استقبال اور خلافت سے محبت و فدائیت کے رُوح پرور مناظر

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں شمولیت کے لئے صدر مملکت گھانا کی آمد۔ باغ احمد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا تو دوسری طرف صدر مملکت گھانا نے قومی پرچم لہرایا۔ تاریخ احمدیت کے ایک نئے روشن باب کا آغاز۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں گھانا کے غیر احمدیوں کے چیف امام، کیتھولک چرچ کے کارڈینل، بہائی لیڈر اور اکان قبیلہ کے چیف کی طرف سے جماعت کی ملکی و انسانی بہبود کے کاموں کا اعتراف اور صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پر مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

15/اپریل 2008ء بروز منگل:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے گیارہ بجے مسجد فضل لندن سے ہیتھرو ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کے دیدار اور آپ کو الوداع کہنے کے لئے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر 20 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور وہاں پر موجود احباب مرد و خواتین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا۔ اس موقع پر موجود غانین احمدی خواتین نے اپنے مخصوص انداز میں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ورد کیا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے اور مخصوص انداز میں پڑھا جانے والے اس درود کو سنتے رہے۔ بعد ازاں حضور نے الوداعی دعا کروائی اور چھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ائرپورٹ پہنچے جہاں مکرم منصور شاہ صاحب نائب امیر یوکے اور دوسرے جماعتی عہدیداران نے جو حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ائرپورٹ پر ائرپورٹ پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ کو سیکورٹی مہیا کی اور برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی ایک سینئر ممبر نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور جہاز کے اندر تک چھوڑنے آئیں۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور قریباً پونے ایک بجے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور وہاں قریباً سوا گھنٹہ قیام کے بعد دو بجے جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ائرویز کی پرواز BA081 دو بج کر بیس منٹ پر غانا کے دارالحکومت اکرا (Accra) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً پونے سات گھنٹے کی پرواز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز غانا کے لوکل وقت کے مطابق شام آٹھ بج کر پانچ منٹ پر اکرا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Katoka پر اترا۔

جہاز ائرپورٹ پر ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مقررہ پارک ہونے کی جگہ کی بجائے VIP لاؤنج کے قریب آ کر رکا۔ ائرپورٹ اتھارٹی کی طرف سے پروگرام کے تحت جہاز کو VIP لاؤنج کے قریب لایا گیا تا کہ حضور انور جہاز سے اتر کر VIP لاؤنج میں تشریف لے جائیں۔

غانا کے تمام دس ریجنز سے احباب جماعت مرد و خواتین بوڑھے اور بچے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ائرپورٹ پر پہنچے ہوئے تھے۔ ملک کے مختلف حصوں سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والوں کا سلسلہ صبح سے جاری تھا۔ آج کا مبارک اور تاریخی دن جماعت غانا کے لئے عید کا دن تھا۔ خوشیوں اور مسرتوں سے معمور دن تھا۔ اس دن کی راہ لوگ دو سال سے تک رہے تھے۔ جب سال 2006ء میں امیر صاحب غانا جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لئے لندن آئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران امیر صاحب غانا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ "جوبلی کے جلسہ پر مَیں نے غانا آنا ہے۔ آپ اس کی تیاری کریں"۔ حضور انور کے اس پیغام نے احباب جماعت غانا میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ جوبلی کے جلسہ کے لئے جہاں 460 ایکڑ جگہ حاصل کی گئی وہاں ملک بھر کی جماعتیں اس جلسہ کی تیاری میں مصروف ہو گئیں اور ہر چھوٹا بڑا اس مبارک دن کا انتظار کرنے لگا جب ان کا پیارا آقا ایک بار پھر ان میں رونق افروز ہوگا اور ترسی ہوئی نگاہوں کو اپنے پیارے اور محبوب امام کا دیدار نصیب ہوگا۔

ائرپورٹ پر والہانہ استقبال

ائرپورٹ پر VIP لاؤنج کے باہر تین ہزار سے زائد احباب اکٹھے ہو چکے تھے۔ جونہی حضور انور جہاز کے دروازہ سے باہر تشریف لائے احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ائرپورٹ احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مرد و خواتین، چھوٹے بڑے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ ہر طرف سے مسلسل اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کی آوازیں آ رہی تھیں اور ہر مرد و زن، چھوٹا بڑا سفید رومال ہلا کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

حضور انور سب سے پہلے جہاز سے باہر تشریف لائے۔ جہاز کے عملہ کے کیبن سروسز ڈائریکٹر (CSD) نے خصوصی انتظام کر کے سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کو جہاز سے باہر روانہ کیا۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس پر Greetings from Ghana کے الفاظ درج تھے۔ ایسٹرن ریجن کی ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ رحمت مسلم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ غانا، مریم وہاب صاحبہ سابق صدر لجنہ اور نیشنل سیکرٹری لجنہ غانا نے حضرت

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں